مُسلسل اِشاعت کے ۵۴ سال

ماہنامہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

لولاک

ملتان

Email: khatmenubuwwat@ymail.com

شمارہ: ۷ جلد: ۲۰ رجب المرجب ۱۴۳۷ھ مئی 2016

سیدنا حضرت اُبی بن کعب الانصاریؓ

عاشقِ رسول ﷺ جناب ممتاز قادری شہید

وحدتِ ادیان کا فتنہ

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کا وقت... ایک غلط فہمی کا ازالہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیقؒ

مرزا قادیانی کی ناگہانی موت

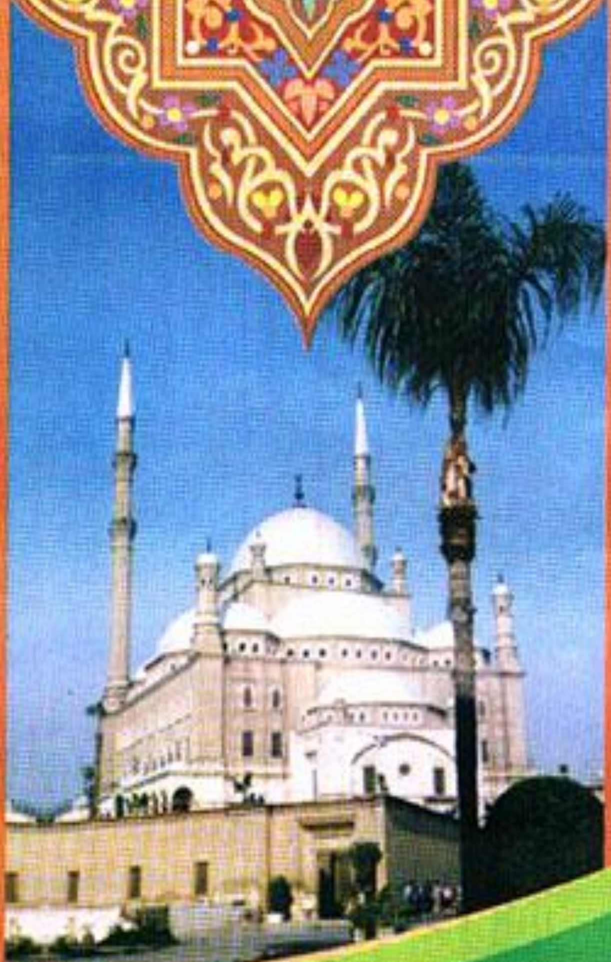

www.khatm-e-nubuwwat.com, www.lolaak.clickhere2.net, www.laulak.info

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ: ۷ ○ جلد: ۲۰

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
حضرت مولانا عبدالرحمٰن میانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ

مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
پیر حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینیؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
حضرت مولانا سعید احمد جلالپوریؒ

صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب

زیر سرپرستی: حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: حضرت مولانا عزیز احمد

حضرت مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

مرتب: مولانا عزیز الرحمٰن ثانی

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا فقیر اللہ اختر	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا عبدالرشید غازی	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا غلام حسین	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد حسین ناصر
مولانا غلام مصطفیٰ	غلام مصطفیٰ چوہدری ایڈووکیٹ
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا عبدالرزاق	

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ۔ ملتان فون: 061-4783486

ناشر: عزیز احمد مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

عاشق رسول ﷺ جناب ممتاز قادری	مولانا اللہ وسایا	03

مقالات ومضامین

واقعہ معراج شریف(قسط نمبر:1)	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	08
سید المسلمین......سیدنا حضرت ابی بن کعب الانصاریؓ	حافظ محمد انس	15
اصحاب بدر کا اجمالی تعارف(قسط نمبر:11)	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	18
اہمیت علم ومعرفت	حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	21
وحدت ادیان کا فتنہ	حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ	24
تبلیغی جماعت کے بارے میں میرے مشاہدات(آخری قسط)	حضرت مولانا عبدالرزاق اسکندر مدظلہ	28
مکروفریب کا دور دورہ	مولانا محمد اعجاز مصطفی	32
نزول عیسیٰ علیہ السلام کا وقت......ایک غلط فہمی کا ازالہ	مفتی محمد راشد ڈسکوی	35
زندگی گزارنے کے سنہری اصول	انتخاب: مولانا محمد وسیم اسلم	38

شخصیات

حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ	مولانا محمد عظیم معین	40
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ	مولانا اللہ وسایا	42
مولانا محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ	اویس احمد فاروقی	43

ردقادیانیت

ختم نبوت(قسط نمبر:3)	مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ	44
مرزا قادیانی کی ناگہانی موت	قاضی محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ	47

متفرقات

تبصرۂ کتب	ادارہ	50
جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	53

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم

عاشق رسول ﷺ جناب ممتاز قادری

۱...... پاکستان کے تمام باسیوں کی عزت کے تحفظ کے لئے قانون ہے۔ اگر کسی شخص کی عزت نفس مجروح ہو تو وہ ہتک عزت کا کیس کر کے انصاف حاصل کر سکتا ہے۔ گویا سٹیٹ کی ذمہ داری ہے کہ وہ تمام پاکستانیوں کی عزت نفس کو تحفظ مہیا کرے۔

۲...... پاکستان کے بانی جناب قائداعظم محمد علی جناحؒ کے لئے قانون موجود ہے کہ اگر کوئی ان کی اہانت کرے تو مستوجب سزا ہو گا۔

۳...... پاکستان میں حساس ادارہ فوج کی ناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے۔ جناب الطاف حسین صاحب کے بیانات میں اسی قانون کی خلاف ورزی ہوئی تو ان پر کیس درج ہوئے جو ابھی چل رہے ہیں۔ اسی طرح جناب زرداری صاحب کا باہر جانا بھی اس کا تسلسل قرار دیا جارہا ہے۔

۴...... پاکستان میں کوئی شخص عدلیہ کے اراکین کی اہانت کرے تو اس پر توہین عدالت کا قانون لاگو ہوتا ہے۔

۵...... ملک عزیز پاکستان کی کوئی اہانت کرے، اس کی سالمیت کے خلاف کوئی بات کرے تو اس پر مملکت کی غداری کا کیس بنے گا۔

۶...... پہلے ہمارے اس خطہ پر تعزیرات انگلشیہ لاگو تھیں جنہیں بعد میں تعزیرات ہند یا تعزیرات پاکستان کا نام دیا گیا۔ اس میں مقدس مقامات (قبرستان یا عبادت گاہیں) و مقدس شخصیات کے تحفظ کے لئے قانون موجود ہے۔ کچھ عرصہ قبل مقدس شخصیات کی ناموس کے تحفظ کے حوالہ سے رحمت عالم ﷺ، اہل بیت عظامؓ اور صحابہ کرامؓ کے لئے دفعہ ۲۹۵ میں بعض ذیلی شقوں کا اضافہ کیا گیا۔

۷...... بہت سارے مغربی ممالک میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی ناموس کے تحفظ کے حوالہ سے قوانین موجود ہیں۔

۸...... پاکستان میں صرف آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی ناموس کے تحفظ کا قانون موجود ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی بھی اہانت پر کیس بنتا ہے۔

ان تمام حقائق کے ہوتے ہوئے اگر پاکستان میں رحمت عالم ﷺ کی ناموس کے تحفظ کے لئے

قانون موجود ہے تو یہ کوئی ایسا انوکھا اور نادر امر نہیں ہے کہ جس پر مغربی ممالک شور وغوغا کریں۔ لیکن جب سے قانون بنا ہے اس دن سے مغربی ممالک اور ان کے گماشتے برابر اس قانون کو ختم کرنے کے لئے برسرمیدان ہیں۔ گویا ان کے نزدیک سب سے بڑا اور اہم مسئلہ صرف یہی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کے دلوں سے پیغمبر اسلامﷺ کی محبت نکال دی جائے۔

اسلامیان وطن کو یاد ہوگا کہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک دیہات میں ایک شخص نے آنحضرتﷺ کی نسبت انتہائی کمینے، گندے الفاظ دیواروں پر لکھے۔ وہ رنگے ہاتھوں پکڑا گیا۔ اس پر کیس درج ہوا چالان مکمل ہوا، گواہ بھگتے، سیشن جج نے اسے سزائے موت سنائی۔ اس دور میں محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ وزیر اعظم پاکستان تھیں۔ تب لاہور ہائیکورٹ میں اپیل دائر ہوئی۔ کیس کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے کیس کا فیصلہ روکے رکھا۔ تمام عدالتوں میں چھٹی ہوگئی۔ یہ عدالت کھلی رکھی گئی۔ عصر، مغرب گزر گئی، فیصلہ نہ سنایا گیا۔ رات گئے فیصلہ میں ملزم کو بری کر دیا گیا۔ عدالت سے اسی وقت روبکار تیار ہوئی۔ سرکاری اہل کار اور گاڑی وہ روبکار لے کر جیل گئے۔ اسے راتوں رات رہا کیا گیا۔ ایئرپورٹ لایا گیا۔ حجامت کرائی گئی۔ نہلا دھلا کر نیا پینٹ پتلون کا پہناوا نذر کیا گیا۔ پاسپورٹ پر پہلے سے غیرملکی ویزا لگوایا ہوا تھا۔ ایئر ٹکٹ، کنفرم سیٹ پر مشتمل کاغذات اس کے سپرد کئے گئے۔ جہاز کی سیڑھیوں پر بریف کیس ڈالروں سے بھرا ہوا اس کے سپرد کر کے اسے اس سرکاری اہتمام سے روانہ کیا گیا۔ جو شخص اہانت رسولﷺ کا ملزم تھا حکومت نے اسے سرکاری اعلیٰ درجہ کا مہمان قرار دیا اور اسے پروٹوکول دیئے گئے۔ اس کے اعزاز واکرام اور کاغذات کی تیاری کا تمام ترنظم دیکھ کر یہ کہنا نافہم نہیں کہ اس کا عدالتی فیصلہ بھی اس تیاری کا حصہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ پورے ملک میں کراچی سے خیبر تک خوفناک اور بھیانک قسم کی اہانت رسولﷺ کے واقعات کی ایسی فضا بن گئی گویا سیلاب آ گیا۔ ہر کہ ومہ یہ سمجھ رہا تھا کہ بیرون ملک جانے کا شارٹ کٹ راستہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلامﷺ کو گالیاں دیتے جاؤ اور باہر کا ویزا لیتے جاؤ۔ یہ سب کچھ حکمرانوں اور مملکت کے سربراہوں کی بدتدبیری اور احمقانہ سوچ کے باعث ہوا۔ اس موقعہ پر کس دکھ سے یہ عرض کیا جائے کہ جس دن سے یہ قانون بنا ہے ایک بھی اہانت رسولﷺ کے مجرم کو سزا نہیں دی گئی۔ سینکڑوں کیس درج ہوئے۔ پہلے پولیس، ورنہ سیشن جج مجرم کو فارغ کر دیتے ہیں اور اگر وہاں سے سزا ہو جائے تو ہائیکورٹ وسپریم کورٹ نے تو گویا قسم اٹھا رکھی ہے کہ اس قانون کے مجرموں کو سزا نہیں دینا ہے۔

بے نہ دیدنی دیدہ ام من
مرا کاشکے مادر نہ زادے

توجہ فرمایئے! کہ ایک دفعہ ویٹیکن سٹی کے پوپ نے مختلف ممالک کے سربراہوں کو اپنے درشن کے

لئے بلایا۔ مسیحی ممالک کے سربراہان تو شرف زیارت کے لئے لپکے۔ پاکستان کے سربراہ جناب زرداری صاحب بھی نیارے وارے ہونے کے لئے پہلی صف میں حاضر باش ہوئے۔ تب براہ راست پوپ نے فرمایا کہ پاکستان میں تحفظ ناموس رسالت قانون ختم ہونا چاہئے۔ زرداری صاحب نے دل وجان سے جھک کر سر نیچے کر کے دونوں ہاتھ باندھ کر سینے پر رکھے اور ٹھوڑی کو ہاتھوں کی انگلیوں کے اوپر کے سرے سے ملا کر وعدہ کیا کہ جی حضور وعدہ رہا۔ تحفظ ناموس رسالت کا قانون ختم کریں گے۔ اس سے قبل ایک شور تھا۔ نیشنل اسمبلی میں شیریں رحمٰن تحفظ ناموس قانون ختم کرنے کا بل جمع کرا چکی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے کرم کیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن عمرہ کر کے کراچی تشریف لائے۔ کراچی میں تحفظ ناموس رسالت ریلی تھی۔ لاکھوں خلق خدا جمع تھی۔ ''ذرا نم ہو تو مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی'' کا عملی منظر آنکھوں کے سامنے تھا۔ تبت سنٹر کے پل پر سٹیج بنایا گیا تھا۔ مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے فرمایا تھا:

''جناب زرداری صاحب! اگر آپ نے پوپ صاحب سے وعدہ کیا ہے قانون کو ختم کرنے کا تو میں رحمت عالم ﷺ سے گنبد خضراء پر وعدہ کر کے آیا ہوں کہ قانون ختم نہیں ہونے دیں گے۔''

آپ کی للکار حق سے اس منصوبہ کے بال و پر بھسم ہو گئے۔ کراچی میں لاہور کی ریلی کا اعلان کیا گیا۔ لاہور کی ریلی پنجاب کی سب سے بڑی ریلی تھی۔ اس میں بعض حکومتی کارندے اور بعض احمق و نادان، عقل و خرد کے دشمن، گماشتوں اور آوارہ گرد ذہنی مفلسوں نے بدمزگی پیدا کرنا چاہی۔ اللہ رب العزت کی شان کبریائی دیکھئے، آج وہی لوگ اور ان کے مربیان منہ چھپاتے پھر رہے ہیں: ''ترا کاشکے مادر نہ زادے'' لاہور کی ریلی میں پشاور کی ریلی کا اعلان کر دیا گیا۔ ابھی پشاور کی ریلی کا وقت نہ آیا تھا کہ وفاقی حکومت نے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ وزیراعظم جناب گیلانی صاحب نے دستخط کر دیئے کہ تحفظ ناموس ﷺ کا قانون ختم نہیں ہوگا۔ وہ نوٹیفکیشن مولانا فضل الرحمٰن صاحب کے سپرد کیا گیا۔ اسلام جیت گیا اور اسلامیان وطن سرفراز وشادمان ہو گئے۔

اس سے قبل ایک اور سانحہ ہوا کہ ننکانہ صاحب کے قریب چک اٹانوالی میں فالسہ کا پھل چنتے ہوئے ایک مسیحی خاتون آسیہ مسیح نے سیدہ خدیجۃ الکبریٰؓ اور رحمت عالم ﷺ کے خلاف دریدہ دہنی کی۔ گاؤں کی عورتوں نے گاؤں میں تذکرہ کیا۔ نمبردار نے پنچائیت بلائی تو آسیہ مسیح نے جرم واضح طور پر تسلیم کیا۔ گاؤں کی پنچائیت تھانہ گئی۔ درخواست دی جو تھانیدار نے سرکاری ضلعی وکیل کو قانونی رائے دہی کے لئے بھجوا دی۔ سرکاری وکیل نے رپورٹ دی کہ کیس بنتا ہے۔ مقدمہ درج ہوا۔ ایس. پی نے انکوائری کی۔ ملزمہ نے ان کے سامنے بھی اعتراف جرم کیا۔ انہوں نے چالان مکمل کیا۔ سیشن جج کی عدالت میں کیس چلا۔ جرم ثابت ہوا۔ عدالت نے فیصلہ سے قبل پوری عدالت خالی کرا کر ملزمہ سے علیحدگی میں دریافت کیا کہ

آپ پر دباؤ کی وجہ سے کیس بنایا گیا یا ڈرا کر بیان دلوایا گیا ہو تو آپ صحیح صحیح بتادیں۔ آپ کو رہا کردیں گے۔ ابھی وقت ہے۔ اس نے ان کے سامنے بھی اعتراف جرم کیا۔ چنانچہ سزا سنادی گئی۔ ادھر فیصلہ ہوا۔ ادھر گورنر پنجاب سلمان تاثیر نے جیل میں جا کر آسیہ سے ملاقات کی۔ درخواست لکھائی کہ صدر مملکت سے تمہاری سزا معاف کرا کر آتا ہوں۔ حالانکہ سیشن جج کے فیصلہ کے خلاف ہائیکورٹ پھر ہائیکورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل جانے کا مرحلہ اور قانونی راستہ ترک کیا۔ قانون کو بلڈوز کر کے پاؤں کے تلے روندا گیا۔ جیل سے باہر اخبارات اور ٹیلی ویژن کے نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو کالا قانون کہا۔ اسے ایک ڈکٹیٹر کی ایجاد قرار دیا۔ یاوہ گوئی، ژاژخواہی کا کوئی ایسا پہلو نہیں جو اس قانون کے خلاف دریدہ دہنی کرتے ہوئے سلمان تاثیر نے استعمال نہ کیا ہو۔ پوری حکومت میں ایک شخص نے یہ نہیں کہا کہ سلمان تاثیر نے جس قانون کی پاسداری کا حلف اٹھایا اس کی مخالفت کر کے کمینگی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ نتیجہ میں جناب ممتاز قادری نے سلمان تاثیر کو چلتا کیا۔

جناب ممتاز قادری ؒ کو ملنے کے لئے کوئی گورنر نہیں گیا۔ ان حالات میں کیس درج ہوا۔ مقدمہ اس تیزی سے نمٹایا گیا کہ گویا آندھی وطوفان کی رفتار سے اس کیس کو چلایا گیا۔ اگر ایک عدالت نے چند دفعات اڑادی تھیں تو دوسری عدالت نے وہ بحال کر کے ان کے تحت بھی سزا سنادی۔ سینئر وکیل، ہائیکورٹ کے ریٹائرڈ جج اور ہائیکورٹ کے سابق چیف جسٹس بھی ملزم کی طرف سے عدالت میں صفائی کے لئے پیش ہوئے۔ لیکن ان کے خلاف فیصلہ سنادیا گیا۔ نظرثانی مسترد ہوگئی۔ صدر مملکت سے رحم کی اپیل ہوئی۔ تمام مکاتب فکر کے رہنماؤں نے صدر مملکت کو تحریری رحم کی اپیل کی۔ مگر رحم کی اپیل بھی مسترد ہوگئی اور جناب ممتاز قادری کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ ان کے جنازہ کا کسی ٹیلی ویژن سے اعلان نہ ہونے دیا گیا۔ قدرت حق نے کرم کیا کہ اگلے روز میلوں میں جنازہ ہوا اور کئی ملین لوگوں نے شرکت کر کے اپنے ریفرنڈم کا فیصلہ سنادیا کہ لبرل ازم والے ہار گئے اور ممتاز قادری جیت گیا۔ اس وقت کی صورتحال کا منظرنامہ تو یہی پیش کر رہا ہے۔ آگے جو قدرت کو منظور ہوگا۔

رہا آسیہ مسیح کا کیس تو ہائیکورٹ نے مجرمہ کی اپیل خارج کرتے ہوئے سیشن کورٹ کی طرف سے سنائی گئی موت کی سزا برقرار رکھی ہے۔ جناب ممتاز قادری صاحب کی اپیل کا سپریم کورٹ نے فیصلہ سنادیا۔ لیکن آسیہ مسیح کی اپیل سپریم کورٹ میں ابھی زیر انتظار ہے۔ بتیں تفاوت، امتیازی رویہ کو کیا نام دیا جائے؟ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ آسیہ کی اپیل جو پہلے دائر ہوئی وہ ابھی لگی نہیں۔ جو اپیل بعد میں دائر ہوئی وہ فوری اور ارجنٹ بنیادوں پر فیصل ہوئی۔ امور مملکت خسروان بدانند پر محمول کئے بغیر چارہ نہیں۔

لبرل ازم کے علمبرداروں سے درخواست ہے کہ ۲۳ راگست ۲۰۱۳ء کوٹلہ جام ضلع بھکر میں شیعہ سنی

تنازعہ میں آٹھ افراد جان کی بازی ہار گئے۔ ان میں چھ سنی تھے اور دو شیعہ۔ ان کے مجرموں پر دہشت گردی کی خصوصی عدالت میں کیس چلا۔ سنیوں میں دو کو سزائے موت اور چار کو عمر قید، جب کہ شیعہ کے چھ افراد کو تین تین بار سزائے موت جب کہ ایک کو عمر قید کی سزا ہوئی۔ جناب شہباز شریف صاحب کو وحدت المسلمین کی قیادت ملی۔ انہوں نے مسلم لیگ کے ایم. پی. اے (پی. پی ۴۸) دریا خان کے انعام اللہ خان نیازی کے ذمہ لگایا۔ مقتولین کے ورثاء کو ایک کروڑ چالیس لاکھ دیت دے کر دونوں فریقوں کے مجرموں کو معاف کر کے صلح کرادی گئی۔ وہ رہا بھی ہوگئے۔ (۲۶ رفروری ۲۰۱۶ء، روزنامہ اسلام لاہور)

بہت ہی اچھا ہوا کہ شیعہ وسنی تنازعہ کو مزید آگے بڑھنے سے روک دیا گیا۔ اس پر وزیر اعلیٰ کے فیصلہ پر تنقید ناروا ہوگی۔ لیکن اسی طرح ممتاز قادری کیس میں بھی حکومت یہی رویہ اختیار کرتی تو کیا مناسب نہ تھا؟ ریمنڈ ڈیوس امریکی باسی نے لاہور جیل روڈ پر علی الاعلان بر سر بازار امریکی اسلحہ سے دو لاہوری مسلمان بھون ڈالے۔ اس کو راتوں رات رہا کر کے امریکہ بھجوا دیا گیا۔ ایک غیرت مند ملک کے حکمرانوں نے یہ روّیہ کیوں اختیار کیا۔ کیس کے فیصلہ کے بعد اس کی لاش امریکہ جاتی تو ان کو پیغام جاتا کہ پاکستانی بھی انسان ہیں۔ لیکن حکومت کے کارندوں نے پوری پاکستانی قوم کے ناموس کو خاک میں ملایا۔ اس سے قبل رمزی کیس میں ایک امریکی وکیل نے ریمنڈ ڈیوس کے مسئلہ پر کہا تھا کہ پاکستانیوں کا کیا ہے۔ ڈالروں کے بدلے ماں کا بھی سودا کردیتے ہیں۔ کہا گیا کہ دیت ادا کر کے صلح کرادی گئی۔ اس لئے رہا ہوا۔ بندگان خدا تو تم نے ممتاز قادری کیس میں ایسا کیوں نہ کیا؟ تمہارے دوہرے طرز عمل کا کوئی جواز ہے؟ نہیں اور بالکل نہیں۔

چلئے جانے دیں۔ غازی علم الدینؒ کیس میں مسلم لیگ کے بانی جناب قائداعظمؒ صفائی کے وکیل تھے اور انگریز عدالت نے سزادی۔ انگریز حکومت نے عمل درآمد کیا۔ تاریخ کا یہ بھی حصہ ہے کہ اسی مسلم لیگ کے موجودہ حکمرانوں کی حکومت نے ایک عاشق رسول ﷺ کی سزا پر عمل درآمد کیا ہے۔ تاریخ کے کردار کتنی جلدی بدل گئے اور اسی میں جناب ممتاز قادری امر ہوگئے۔ مسلم لیگ کے بانی جناب قائداعظمؒ نے پاکستان بناتے وقت نعرہ لگایا تھا پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الٰہ الا اللہ موجودہ مسلم لیگ کے سربراہان فرماتے ہیں۔ پاکستان کا مطلب لبرل ازم۔ قادیانی ہمارے بھائی، ممتاز قادریؒ قابل گردن زدنی۔

ہائے انگشت بدندان حیرانم چہ مے شود

قارئین! اس حقیقت کو ذہن میں رکھیں کہ جناب ممتاز قادری کی پھانسی کا امریکہ نے خیر مقدم کرتے ہوئے آسیہ کی رہائی کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہیں ممتاز قادری کی پھانسی بھی امریکہ کے دباؤ کا نتیجہ تو نہیں؟ تمام شواہد سے تو یہی سمجھ آتا ہے۔ البتہ ۔

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ

واقعہ معراج شریف

قسط نمبر:1

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

سفر معراج ۵ ہجری ماہ رجب المرجب میں ہوا۔ واقعہ کی اہمیت وفضیلت کی وجہ سے معراج النبی ﷺ کے واقعات حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

کمالات نبویہ کے عظیم الشان واقعات میں سے ایک واقعہ معراج کا بھی ہے جو امام زہری کے قول کے مطابق مکہ میں سن ۵ نبوی میں ہوا۔ (کذا قالہ النووی) جس کے راوی (مردوں میں) یہ صحابی ہیں: حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت ابن مسعودؓ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن عمروؓ، حضرت ابی بن کعبؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت انسؓ، حضرت جابرؓ، حضرت بریدہؓ، حضرت سمرہ بن جندبؓ، حضرت حذیفہ بن یمانؓ، حضرت شداد بن اوسؓ، حضرت صہیبؓ، حضرت مالک بن صعصعہؓ، حضرت ابوامامہؓ، حضرت ابوایوبؓ، حضرت ابوحبہؓ، حضرت ابوذرؓ، حضرت سعید خدریؓ، حضرت ابوسفیان بن حربؓ اور (عورتوں میں سے) حضرت عائشہؓ، حضرت ام سلمہؓ اور ان کے سوا اور بھی۔ اب چند واقعات لکھتا ہوں:

سفر معراج کی ابتداء

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں حطیم میں لیٹا تھا۔ (رواہ البخاری)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ شعب ابی طالب میں تھے۔ (رواہ الواقدی)

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ گھر میں تھے اور چھت کھولی گئی۔ (رواہ البخاری)

فائدہ:...... ان تمام روایات میں جمع کی صورت یہ ہے کہ آپ ﷺ ام ہانی کے گھر میں تھے جو شعب ابی طالب کے پاس تھا۔ ان کے گھر کو اپنا گھر فرمایا۔ وہاں سے آپ ﷺ کو حطیم میں لے گئے اور آپ ﷺ پر اس وقت نیند کا اثر باقی تھا۔ اس لئے وہاں پہنچ کر بھی لیٹ گئے (ف) چھت کھولنے میں حکمت یہ تھی کہ آپ ﷺ کو ابتداء ہی سے معلوم ہو جائے کہ میرے ساتھ کوئی عادت کے خلاف معاملہ ہونے والا ہے۔

سفر معراج سے پہلے آپ ﷺ کا سینہ مبارک چاک کیا گیا

پہلے آپ ﷺ کا سینہ اوپر سے نیچے پیٹ تک چاک کیا گیا اور آپ ﷺ کا دل نکالا گیا اور سونے کے تھال میں زمزم شریف کا پانی تھا۔ اس سے آپ ﷺ کا دل دھویا گیا۔ پھر ایک تھال آیا جس میں ایمان اور حکمت تھا۔ وہ دل میں بھر دیا گیا اور دل کو اسی جگہ رکھ کر درست کر دیا گیا۔

(کذا رواہ مسلم من روایتین عن ابی الجاذر ومالک بن صعصعہ)

آپ ﷺ کے لئے سفر معراج کے لئے جنتی سواری

پھر آپ ﷺ کے پاس ایک سفید رنگ کا جانور لایا گیا جو براق کہلاتا ہے۔ دراز گوش سے ذرا اونچا اور خچر سے ذرا نیچا تھا۔ اس قدر برق رفتار کہ اپنے منتہائے نظر پر قدم رکھتا ہے۔ (کذا رواہ مسلم) اس پر سوار ہوئے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کی رکاب پکڑی اور میکائیل علیہ السلام نے لگام تھامی۔

(عن شرف المصطفیٰ بروایۃ ابی سعد)

سفر معراج میں آپ ﷺ کا مدینہ منورہ اور چند مقامات میں نمازیں پڑھنا

جب آپ ﷺ منزل مقصود پر روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کا گذر ایک ایسی زمین پر ہوا جس میں کھجور کے درخت کثرت سے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا: اتر کر یہاں نماز (نفل) پڑھئے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے یثرب (مدینہ) میں نماز پڑھی ہے۔ پھر ایک سفید زمین پر آپ ﷺ کا گذر ہوا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا (یہاں بھی) اتر کر نماز پڑھئے۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے مدین میں نماز پڑھی ہے۔ پھر (آپ کا) گزر بیت اللحم پر ہوا۔ وہاں بھی نماز پڑھوائی گئی اور کہا: یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ (رواہ البزار والطبری وصححہ البیھقی فی الدلائل)

ایک روایت میں بجائے مدین کے طور سینا ہے کہ آپ نے طور سینا پر نماز پڑھی ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ (کذا رواہ النسائی)

سفر معراج میں آپ ﷺ کو کرائے گئے چند مشاہدات

سفر معراج میں آپ ﷺ کا گذر ایک بڑھیا پر ہوا جو راستہ میں کھڑی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: چلے چلئے۔ آپ چلتے رہیں۔ ایک بوڑھا ملا جو الگ کھڑا تھا اور آپ ﷺ کو بلا رہا تھا کہ محمد ادھر آئیے۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا چلے چلئے۔ آپ ﷺ کا گزر ایک جماعت پر ہوا۔ انہوں نے آپ ﷺ کو ان الفاظ سے سلام کیا۔ السلام علیک یا اوّل السلام علیک یا آخر السلام علیک یا حاشر ۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان کو جواب دیجئے۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: وہ بڑھیا جو آپ نے دیکھی وہ دنیا تھی۔ دنیا کی اتنی عمر رہ گئی ہے جتنی بڑھیا کی عمر رہ جاتی ہے۔ جس نے آپ کو پکارا تھا وہ ابلیس تھا۔ اگر آپ ابلیس کے اور دنیا کے پکارنے کا جواب دے دیتے تو آپ کی امت دنیا کو آخرت پر ترجیح دیتی۔ جنہوں نے آپ کو سلام کیا تھا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام تھے۔ (رواہ البیھقی)

نماز سے لاپرواہی کرنے والوں کا انجام

طبرانی میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کا ایک قوم پر گذر ہوا جن کے سر پتھر سے پھوڑے جارہے ہیں اور جب وہ کچلے جاتے ہیں تو پھر دوبارہ صحیح ہوجاتے ہیں اور اس کا سلسلہ ذرا بند نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: جبرائیل! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نماز سے بے توجہی کرتے تھے۔

زکوٰۃ نہ دینے والوں کا انجام

پھر آپ ﷺ کا گذر ایک قوم پر ہوا کہ ان کی شرمگاہ پر آگے پیچھے چیتھڑے لپٹے ہوئے تھے۔ جانوروں کی طرح چر رہے تھے اور زقوم (جہنم کا درخت ہے) اور جہنم کے پتھر کھا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔ ان پر اللہ تعالیٰ نے ظلم نہیں کیا۔ آپ کا رب اپنے بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

حرام کام کرنے والے مرد اور خواتین کا انجام

پھر آپ ﷺ کا گزر ایک قوم پر ہوا جن کے سامنے ایک ہانڈی میں گوشت پکا ہوا رکھا ہے اور ایک ہانڈی میں کچا سڑا ہوا گوشت رکھا ہے۔ وہ سڑے ہوئے گوشت کو کھا رہے ہیں اور پکا ہوا گوشت نہیں کھاتے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ لوگ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ ﷺ کی امت کا وہ مرد ہے جس کے پاس حلال پاک بیوی تھی مگر وہ ناپاک عورت کے پاس آتا اور رات گزارتا۔ یہاں تک کہ صبح ہوجاتی تھی۔ اسی طرح وہ عورت ہے جو اپنے حلال پاک شوہر کے پاس سے اٹھ کر کسی ناپاک مرد کے پاس آتی اور رات اس کے پاس گزارتی۔ یہاں تک کہ صبح ہوجاتی تھی۔

ادائیگی حقوق میں کمی کرنے والا

پھر ایک شخص پر گذر ہوا جس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا جمع کر رکھا تھا کہ وہ اس کو اٹھا نہیں سکتا اور وہ اس میں لکڑیاں لاکر رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی امت کا وہ شخص ہے جس کے ذمے لوگوں کے بہت حقوق اور امانت ہیں جن کے ادا پر قادر نہیں اور وہ زیادہ لادتا چلا جاتا ہے۔

گمراہ کرنے والے واعظین کا حال

پھر آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں سے کاٹے جارہے ہیں اور جب وہ کٹ جاتے ہیں تو پہلے ہی کی طرح ہوجاتے ہیں اور یہ سلسلہ بند نہیں ہوتا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ لوگوں کو گمراہ کرنے والے واعظ ہیں۔

جنت کی پکار

پھر ایک وادی پر گذر ہوا اور وہاں ایک ٹھنڈی پاکیزہ ہوا اور مشک کی خوشبو آئی۔ وہاں آپ ﷺ نے ایک آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ جنت کی آواز ہے۔ وہ کہتی ہے۔ اے رب! آپ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے مجھ کو دیجئے۔ کیونکہ میرے بالا خانے، استبرق، ریشم، سندس، عبقری، موتی، مونگے، چاندی، سونا، گلاس، تشتریاں، دستہ دار کوزے، مرکب (مختلف چیزوں کے مخلوط شربت وغیرہ)، شہد، پانی، دودھ اور شراب بہت زیادہ ہوگئے ہیں تو اب میرے وعدے کی چیز (یعنی جنتی لوگ) مجھ کو دیجئے (کہ وہ نعمتوں کو استعمال کریں) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: تیرے لئے ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت اور مومن مرد اور مومن عورت ہے اور (وہ) جو مجھ پر اور میرے رسولوں پر ایمان لائے، میرے ساتھ شرک نہ کرے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے اور جو مجھ سے ڈرے گا وہ امن میں رہے گا۔ جو مجھ سے مانگے گا۔ میں اس کو دوں گا۔ جو مجھ کو قرض دے گا میں اس کو جزا دوں گا۔ جو مجھ پر توکل کرے گا میں اس کی کفایت کروں گا۔ میں اللہ ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ بے شک مومنوں کو کامیابی حاصل ہوئی اور اللہ تعالیٰ جو احسن الخالقین ہیں بابرکت ہیں۔ جنت نے کہا: میں راضی ہوگئی۔

دوزخ کی پکار

پھر ایک وادی پر گذر ہوا اور ایک وحشت ناک آواز سنی اور بدبو محسوس ہوئی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ جہنم کی آواز ہے۔ کہتی ہے: اے رب! مجھ سے آپ نے جس چیز کا وعدہ کیا ہے (دوزخیوں سے بھرنے کا) مجھ کو عطاء فرمایئے۔ کیونکہ میری زنجیریں، طوق، شعلے، گرم پانی، پیپ، عذاب بہت زیادہ ہوگئے ہیں۔ میری گہرائی بہت لمبی اور گرمی بہت تیز ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا: تیرے لئے ہے ہر مشرک اور مشرکہ اور کافر اور کافرہ اور ہر متکبر دشمنی کرنے والا جو یوم حساب پر یقین نہیں رکھتا۔ دوزخ نے کہا: میں راضی ہوگئی۔

حلال کو چھوڑ کر حرام کی طرف جانے والے

اسی حدیث بالا میں ہے کہ آپ ﷺ آسمان دنیا پر تشریف لے گئے اور وہاں آدم علیہ السلام کو دیکھا اور وہاں بہت سے خوان (دسترخوان) رکھے دیکھے جن پر پاکیزہ گوشت رکھا ہے۔ مگر اس پر کوئی شخص نہیں اور دوسرے خوانوں پر سڑا ہوا گوشت رکھا ہے اور اس پر بہت سے آدمی بیٹھے کھا رہے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو حلال کو چھوڑتے ہیں اور حرام کھاتے ہیں۔ اسی روایت میں یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کے پیٹ کوٹھریوں جیسے ہیں۔ جب ان میں سے کوئی

ایک الٹتا ہے فوراً گر پڑتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے کہا: یہ سود کھانے والے ہیں۔

یتیموں کا مال کھانے والوں کا انجام

آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے ہونٹ اونٹ جیسے ہیں۔ وہ قوم چنگاریاں نگلتی ہے تو وہ ان کے نیچے سے نکل رہی ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ظلماً کھاتے تھے۔

چغل خور اور عیب تلاش کرنے والوں کا انجام

آپ ﷺ کا گذر ایسی قوم پر ہوا جن کے پہلو کا گوشت کاٹا جاتا تھا اور ان ہی کو کھلایا جاتا تھا۔ وہ لوگ چغل خور اور دوسروں میں عیب دیکھنے والے تھے۔

معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا انبیاء علیہم السلام پر سے گذر

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو بعض ایسے انبیاء پر آپ ﷺ کا گذر ہوا جن کے ساتھ بڑا مجمع تھا اور بعض ایسے لوگوں پر گذر ہوا جن کے ساتھ چھوٹا مجمع تھا اور بعض کے ساتھ کوئی بھی نہ تھا۔ یہاں تک کہ آپ کا گذر بہت بڑے مجمع پر ہوا۔ میں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ کہا گیا: موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہے۔ لیکن اپنا سر اوپر اٹھایئے اور دیکھئے۔ (میں) دیکھتا کیا ہوں کہ اتنا عظیم الشان مجمع ہے کہ سارے آسمان کو گھیر رکھا ہے۔ کہا گیا: یہ آپ کی امت ہے اور آپ کی امت میں سے ستر ہزار اور ہیں جو بے حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو داغ نہیں لگاتے اور جھاڑ پھونک نہیں کرتے اور شگون نہیں لیتے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔ (رواہ الترمذی)

سفر معراج میں آپ ﷺ کا بیت المقدس پہنچنا

جب آپ ﷺ بیت المقدس پہنچے۔ حضرت انسؓ سے مسلم کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں نے براق اس حلقہ سے باندھ دیا ہے جس سے انبیاء علیہم السلام (اپنی سواریوں کو) باندھتے تھے اور بزار نے بریدہ سے روایت کیا ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے بیت المقدس میں جو پتھر ہیں اس میں انگلی سے سوراخ کر کے اس سے براق کو باندھ دیا۔

آپ ﷺ کو حور عین کا دکھایا جانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ بیت المقدس پہنچے اور اس مقام پر پہنچے جس کا نام باب محمد ﷺ ہے تو براق کو باندھ کر دونوں صاحب مسجد کے صحن میں پہنچے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے محمد ﷺ! کیا آپ نے اپنے رب سے درخواست کی تھی کہ آپ کو حور عین دکھائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ہاں! جبرائیل علیہ السلام نے کہا: ان عورتوں کے پاس جائیے اور ان کو سلام کیجئے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے ان کو سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا تم کس کے لئے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم نیک ہیں، حسین ہیں اور ایسے مردوں کی بیویاں ہیں جو پاک صاف ہیں۔ میلے نہ ہوں گے اور ہمیشہ رہیں گے۔ کبھی جنت سے جدا نہ ہوں گے اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ کبھی نہ مریں گے۔

حضور ﷺ کی امامت میں انبیاء علیہم السلام کا نماز ادا فرمانا

وہاں سے ہٹ کر تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ بہت سے آدمی جمع ہوگئے۔ ایک موذن نے اذان کہی اور پھر تکبیر کہی گئی۔ ہم صف باندھ کر منتظر کھڑے تھے کہ کون امام بنے گا۔ جبرائیل علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کھڑا کر دیا۔ میں نے سب کو نماز پڑھائی۔ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے کہا: آپ کو معلوم ہے کن لوگوں نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ انہوں نے کہا: جتنے بھی نبی دنیا میں بھیجے گئے ہیں۔ ان سب نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی ہے۔

سفر معراج کے موقع پر حضور ﷺ کی تقریر

پھر آپ ﷺ نے اپنے رب کی تعریف بیان کی اور فرمایا: تم سب نے اپنے رب کی تعریف بیان کی اور میں بھی اپنے رب کی تعریف کرتا ہوں۔ ساری تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھ کو رحمۃ اللعالمین اور تمام لوگوں کے لئے بشیر ونذیر بنا کر بھیجا۔ مجھ پر فرقان یعنی قرآن مجید نازل کیا۔ جس میں ہر (دینی ضروری) بات کا بیان ہے (خواہ صاف ہو یا اشارہ سے ہو) میری امت کو بہترین امت بنایا کہ لوگوں کے نفع (دین) کے لئے پیدا کی گئی ہے اور میری امت کو انصاف کرنے والی امت بنایا۔ میری امت کو ایسا بنایا کہ وہ اوّل بھی ہیں (یعنی رتبہ میں) اور آخر بھی ہیں۔ (یعنی زمانہ میں) میرے سینہ کو کشادہ بنایا اور میرا بوجھ ہلکا کیا۔ میرے ذکر کو بلند فرمایا اور مجھ کو سب کا شروع کرنے والا اور سب کا ختم کرنے والا بنایا۔ (یعنی نور میں اوّل اور ظہور میں آخر) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (سب سے خطاب کر کے) فرمایا: بس ان کمالات کے سبب محمد ﷺ تم سے بڑھ گئے۔

معراج کے موقع پر آپ ﷺ کا داروغہ جہنم اور دجال کو دیکھنا

ایک روایت میں آپ نے بالخصوص تین پیغمبروں کا ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، عیسیٰ علیہ السلام کا نماز پڑھنا اور ہر ایک کا حلیہ بیان فرمایا: اس میں یہ بھی ہے کہ جب میں نماز سے فارغ ہوا تو مجھ سے ایک کہنے والے نے کہا: اے محمد ﷺ! یہ مالک داروغہ دوزخ ہیں ان کو سلام کیجئے۔ میں نے ان کی طرف دیکھا تو انہوں نے ہی مجھ کو سلام کیا۔ (کذا رواہ مسلم) اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

فرمایا: لیلۃ الاسراء میں میں نے دجال کو بھی دیکھا اور خازن جہنم کو بھی دیکھا۔ (کذا رواہ مسلم)

حضور ﷺ کا دین فطرت کو اختیار فرمانا

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوکر مسجد سے باہر تشریف لائے تو جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے سامنے دو برتن لائے۔ ایک میں شراب اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے دودھ کو اختیار کیا۔ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: آپ نے فطرت (یعنی طریق دین) کو اختیار فرمایا۔ پھر آسمان پر تشریف لے گئے۔ (کذا رواہ مسلم) اور احمد کی روایت میں ہے کہ ایک دودھ کا اور ایک شہد کا برتن آیا ہے۔ بزار کی روایت میں تین برتن آئے ہیں۔ دودھ، پینے کی چیز اور پانی کا برتن۔

شداد بن اوس کی روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کے بعد مجھ کو پیاس لگی۔ اس وقت یہ برتن حاضر کئے گئے اور جب میں نے دودھ اختیار کیا تو ایک بزرگ نے جو میرے سامنے تھے جبرائیل علیہ السلام سے کہا کہ تمہارے دوست نے فطرت کو اختیار کیا ہے۔ پھر آسمان کا سفر ہوا اور شاید یہاں پر انبیاء اور فرشتوں کا جمع ہونا نبی ﷺ کے استقبال کے لئے ہوا ہو۔ واللہ اعلم!

آسمان کا سفر

اس کے بعد آپ ﷺ کا آسمانوں پر جانا ہوا۔ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ براق پر تشریف لے گئے۔ بخاری میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ دل دھونے اور اس میں ایمان وحکمت بھرنے کے بعد مجھ کو براق پر سوار کیا گیا۔ جس کا ایک قدم اس کے منتہائے نظر پر پڑتا ہے۔ مجھ کو جبرائیل لے چلے۔ یہاں تک کہ آسمان دنیا تک پہنچے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمان پر بھی براق ہی پر تشریف لے گئے۔ گو درمیان میں بیت المقدس پر بھی اترے۔ بیہقی میں ابوسعید کی روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ پھر بیت المقدس میں اعمال سے فارغ ہونے کے بعد بیت المقدس کی جڑ (یعنی بنیاد کی جگہ) میں میرے سامنے ایک زینہ لایا گیا جس پر انسانوں کی ارواح (موت کے بعد) چڑھتی ہیں اس زینہ سے زیادہ خوبصورت مخلوق میری نظر سے نہیں گزری۔ تم نے (بعض) مرنے والوں کو آنکھیں پھاڑ کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دیکھا ہوگا۔ وہ اس زینہ کو دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔ شرف مصطفیٰ میں ہے کہ یہ زینہ جنت الفردوس سے لایا گیا۔ اس کو دائیں بائیں اوپر تلے سے فرشتے گھیرے ہوئے تھے۔ کعبؓ کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے لئے ایک چاندی اور ایک سونے کا زینہ رکھا گیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام اس پر چڑھے۔ ابن اسحاق کی روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے: جب میں بیت المقدس کے قصہ سے فارغ ہوا تو یہ زینہ لایا گیا اور میرے رفیق راہ (جبرئیل) نے مجھ کو اس پر چڑھایا۔ یہاں تک کہ میں آسمان کے دروازے تک پہنچا۔ جاری ہے!

سید المسلمین ...... سیدنا حضرت ابی بن کعب الانصاری رضی اللہ عنہ

حافظ محمد انس

الحمد لولیہ و الصلوٰۃ علی نبیہ محمد وعلی الٰہ و اصحابہ اجمعین. اما بعد!

حضرت ابی بن کعب انصاریؓ کا شمار تاریخ اسلام کی ان عظیم ہستیوں میں ہوتا ہے جن کو دربار رسالت ﷺ میں نہایت ہی اعلیٰ مقام حاصل تھا۔ جن کی جلالت قدر اور تبحر علمی پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے۔

حضرت ابی بن کعب انصاریؓ کا تعلق انصار کی نہایت معزز شاخ نجار (خزرج) کے خاندان بنی جدیلہ سے تھا۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے۔ ابی بن کعب بن قیس بن عبید بن زیاد بن معاویہ بن عمر بن مالک بن نجار بن ثعلبہ بن عمرو بن خزرج الاکبر ہے۔ آپ کی کنیت ابو المنذر رکھی۔ جو رحمت عالم ﷺ نے رکھی تھی۔ سید الانصار، سید المسلمین، اور سید القراء آپ کے القابات تھے۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے اوائل عمر میں ہی پڑھنا لکھنا شروع کر دیا تھا۔ آپ کا شمار انصار کے تعلیم یافتہ لوگوں میں ہوتا تھا۔

حضرت ابی بن کعبؓ ہجرت نبوی سے قبل ہی مشرف باسلام ہو چکے تھے۔ ہجرت کے بعد آقا ﷺ کی مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سب سے پہلے انصار میں سے حضرت ابی بن کعبؓ کو وحی لکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس لحاظ سے آپ کو کاتبین وحی میں ممتاز درجہ حاصل ہوا۔ ہجرت کے بعد دین اسلام کی سربلندی، اشاعت کے لئے جب غزوات کا سلسلہ شروع ہوا تو آپ نے بدر سے لے کر طائف تک تمام غزوات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضور ﷺ کی ہم رکابی کا شرف حاصل کیا۔ غزوہ احد کے معرکہ میں دشمنان اسلام کی طرف سے پھینکا گیا ایک تیر آپ کو لگا جس کی بنا پر آپ شدید زخمی ہو گئے تھے اور کافی خون بہہ گیا تھا۔ سرور دو عالم ﷺ کو جب اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے فوراً ایک طبیب کو آپ کے علاج کے لئے بھیجا۔ مزید یہ کہ رحمت دو عالم ﷺ نے آپ کی ایک کٹی ہوئی رگ کو خود اپنے ہاتھ مبارک سے داغ دیا۔ جس کی وجہ سے آپ کا زخم بہت ہی جلد ٹھیک ہو گیا۔

تمام صحابہ کرامؓ کی طرح حضرت ابی بن کعب انصاریؓ کو بھی رحمت دو عالم ﷺ سے بے پناہ محبت تھی اور کلام الٰہی سے آپ کو گہرا شغف تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کا اکثر و بیشتر وقت حضور ﷺ کی پرنور صحبت میں گزرتا تھا۔ حضور ﷺ آپ کو قرآن پاک سناتے اور حفظ کراتے تھے۔ کتابت وحی کی خدمت بھی آپ سے لیتے تھے۔ اس خدمت کی وجہ سے آپ کو بارگاہ رسالت ﷺ میں خاص تقرب حاصل ہو گیا تھا۔ جس کی بنا پر خود آقا ﷺ نے آپ کی تعلیم پر خصوصی توجہ فرمائی۔ آپ ﷺ کی توجہ خاص کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ قرآن کریم

کے حافظ، قاری اور قرآنی علوم و معارف کے بہت بڑے عالم بن گئے۔ رحمت دو عالم ﷺ کا لطف و کرم آپ پر ایسا جھوم جھوم کر برسا کہ آپ عہد رسالت ﷺ میں ہی مسند درس افتاء پر فائز ہو گئے۔ دوسرے صحابہ کرامؓ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرنے اور دینی مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف رجوع کرنے لگے۔ آپ کی قرأت حضور ﷺ کو اس قدر پسند تھی کہ ایک دفعہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ''لوگوں میں سب سے بڑے قاری ابی بن کعبؓ ہیں۔'' ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت فرمایا کہ قرآن پاک میں کون سی آیت مبارکہ بے انتہاء عظمت کی حامل ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے عرض کیا کہ: ''آیت کریمہ'' آپ کا یہ جواب سن کر رحمت دو عالم ﷺ بے حد خوش ہوئے اور فرمایا: ''ابیؓ! تمہیں یہ علم مسرور کرے۔'' رحمت دو عالم ﷺ نے آپ کو اجازت عنایت کر رکھی تھی کہ آپ جب چاہیں، جو چاہیں پوچھ لیا کریں۔ چنانچہ آپ بڑی آزادی کے ساتھ فیضان نبوی ﷺ سے خوب خوب فیض یاب ہوتے تھے۔ بعض اوقات سرکار دو عالم ﷺ خود بھی آپ کو قرآن کے اسرار و رموز سے آگاہ فرماتے تھے۔

رحمت دو عالم ﷺ کی تربیت و توجہ کا نتیجہ تھا کہ آپ کو قرآن پاک خوب حفظ ہو گیا تھا اور آپ کو قرآنی علوم میں خاص دسترس حاصل ہو گئی تھی۔ ایک دفعہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ قرآن پاک کی تلاوت فرماتے ہوئے ایک آیت پڑھنا بھول گئے۔ حضور ﷺ کو خود اس آیت مبارکہ کا خیال آ گیا۔ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے پوچھا کسی نے میری قرأت پر خیال کیا تھا۔ حضرت ابی بن کعبؓ نے فوراً عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فلاں آیت تلاوت نہیں فرمائی۔ کیا یہ منسوخ ہو گئی ہے یا آپ تلاوت فرمانا بھول گئے؟'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''نہیں! میں پڑھنا بھول گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ تمہارا دھیان اس طرف ضرور گیا ہو گا۔'' حضرت ابی بن کعبؓ رحمت دو عالم ﷺ کے ارشادات کا ایک ایک لفظ انتہائی غور سے سنتے تھے اور اس کو حرز جان بنا لیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ کی مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک صحابیؓ نے سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ جو بیمار ہوتے ہیں یا دوسری تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ اس میں بھی کچھ ثواب ہے۔ تو حضور ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: ''ہاں! یہ بیماریاں اور تکلیفیں مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔'' حضرت ابی بن کعبؓ نے فوراً عرض کی: ''یارسول اللہ ﷺ! کیا معمولی تکلیفیں بھی گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''چھوٹی چھوٹی تکلیفیں کیا مسلمان کو ایک کانٹا بھی چبھ جائے تو وہ بھی گناہ کا کفارہ بن جاتا ہے۔'' یہ سنتے ہی فوراً جوش ایمانی میں دعا کی:

''یاالٰہی! میں ہمیشہ بخار میں مبتلا رہوں۔ مگر نماز باجماعت، حج، عمرہ اور جہاد کے قابل رہوں۔''

آپ کی یہ دعا دربار الٰہی میں ایسی مقبول ہوئی کہ اس کے بعد سے آپ کے جسم مبارک میں ہمیشہ خفیف سے

حرارت رہتی تھی۔ جو بھی آپ کو ہاتھ لگاتا تو محسوس کرتا تھا کہ شاید آپ کو بخار ہے۔

ایک مرتبہ آپ سرکار دو عالم ﷺ کی مجلس میں تشریف فرما تھے اور فرامین نبوت ﷺ سے مستفیض ہو رہے تھے کہ سرور کائنات ﷺ پر وحی کے آثار ظاہر ہوئے اور زبان رسالت پر تلاوت جاری ہوگئی۔ آپ تمام الفاظ کو بغور سنتے جاتے اور لکھتے جاتے۔ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی پہنچا کر چلے گئے تو آپ ﷺ نے حضرت ابی بن کعبؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا: ’’مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ میں تم کو قرآن سنایا کروں۔ (تاکہ تمہیں یاد ہو جائے)‘‘ آپ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا ہے؟۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! یہ سن کر آپ اس سعادت مندی پر بے حد خوش ہوئے اور بے اختیار رونے لگے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کی رحلت کے بعد آپ کی ذات مسلمانوں کے لئے چشمہ فیض کی حیثیت رکھتی تھی۔ ہر مسلمان بقدر ظرف مستفیض ہوتا تھا۔ آپ لوگوں کی دینی دنیاوی دونوں مسائل میں رہنمائی فرماتے تھے۔ حضرت عمرؓ بھی مشکل مسائل میں آپ کی طرف رجوع فرماتے تھے۔ آپ عظیم المرتبت شخصیت کے قائل تھے۔ حضرت ابی بن کعبؓ کی شخصیت علم اور عمل دونوں کی جامع تھی۔ سنت نبوی ﷺ کو تمام معاملات میں ملحوظ رکھتے تھے۔ شب بیدار تھے۔ قرآن پاک کی خوب تلاوت فرماتے تھے۔ بوقت تلاوت اکثر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری رہتے تھے۔ رات کے ایک حصہ میں درود و سلام کثرت سے پڑھتے تھے۔ تقدم فی الاسلام، محبت رسول ﷺ، شوق جہاد اور شغف قرآن وحدیث آپ کی سیرت کے نمایاں ابواب ہیں۔ آپ کی وفات کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ لیکن زیادہ صحیح قول ۳۲ ہجری حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ میں وفات کا ہے۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ!

ایک ہی خاندان کے ۱۸ افراد کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے مبلغ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر نے ماڈل قدیم تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں مختلف پروگراموں اور جمعہ کے بیانات سے لوگوں کو فتنہ قادیانیت کا تعارف کروا رکھا ہے، قادیانیت سے بائیکاٹ کی تحریک چلائی جس سے لوگوں میں شعور ختم نبوت جگایا، اسی محنت کا نتیجہ ہے کہ ماڈل قدیم کے ایک ساتھی نوید احمد کی جدوجہد اور ایس ایچ او کے تعاون سے قلعہ چوک میں نہ صرف قادیانیوں کی دوکان سے کلمہ طیبہ محفوظ کرایا گیا بلکہ قلعہ کالروالا میں ایک ہی خاندان کے اٹھارہ افراد ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے، حضرت مولانا قاری دین محمد ثاقب ،مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا عبدالرحمن ہاشمی نے اسلام قبول کرنے والے خاندان کو مبارکباد دی اور ان کے حق میں استقامت کی دعا فرمائی۔

اصحاب بدر کا اجمالی تعارف

قسط نمبر:11 مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۱۰۳......سعد بن خولہ القرشیؓ

کہا گیا ہے کہ سعدؓ قریش کے حلیف تھے۔ ابن ہشام فرماتے ہیں کہ یمن کے فارسی تھے۔ سابقین اسلام میں سے تھے۔ حبشہ کی طرف دو مرتبہ ہجرت کی۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو کلثوم بن الہدم کے ہاں اترے۔ آپ جب غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو آپ کی عمر پچیس سال تھی۔ غزوہ بدر، احد، خندق اور حدیبیہ میں شریک ہوئے۔ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور وہاں انتقال فرمایا۔ سعد بن ابی وقاصؓ کی حدیث میں ہے کہ جب مکہ مکرمہ میں بیمار ہوئے تو سرور دو عالم ﷺ نے سعد بن خولہ مفلس کو اجازت دی۔ یہاں تک کہ آپ مکہ مکرمہ میں فوت ہوئے۔ یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ پسند نہیں فرماتے تھے کہ جو مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے آیا وہ دوبارہ مکہ جائے اور مکہ میں قیام کرے۔ (طبقات ابن سعد ۳؍۴۰۸)

۱۰۴......سعد بن خیثمہ بن الحارث الاوسی الانصاریؓ

کنیت ابوعبداللہ یا ابوخیثمہ تھی۔ بیعت عقبہ میں جو بارہ حضرات ملے ان میں سعدؓ بھی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی مواخات ابوسلمہ بن اسدؓ سے کرائی۔ حضرت سعدؓ بیعت عقبہ میں ستر انصاری صحابہ کرامؓ کے ساتھ شریک ہوئے۔ جب سرور دو عالم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو غزوہ بدر میں شرکت کا فرمایا تو خیثمہ بن الحارثؓ نے اپنے بیٹے سعدؓ سے فرمایا کہ ہم دو میں سے ایک کا گھر میں رہنا ضروری ہے۔ لہٰذا میں شریک ہوں گا تو حضرت سعدؓ نے انکار کر دیا۔ عرض کیا کہ اگر جنت کا معاملہ نہ ہوتا تو میں آپ کو ترجیح دیتا۔ جبکہ میں شہادت کا متمنی ہوں تو باپ بیٹا دونوں نے قرعہ اندازی کی تو قرعہ اندازی میں حضرت سعدؓ کا نام نکل آیا۔ تو سعدؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی طرف روانہ ہوئے اور غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کو عمرو بن عبدود نے شہید کیا۔ بعض حضرات کا قول ہے کہ طعیمۃ بن عدی نے شہید کیا۔

(الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ ۲؍۲۵)

۱۰۵......سعد بن ربیع عمرو الخزرجی الانصاریؓ

سعدؓ بن ربیع بیعت عقبہ کے نقیبوں میں سے تھے۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں شریک ہوئے۔ نیز بدر واحد میں بھی۔ جبکہ غزوہ بدر میں جام شہادت نوش فرمایا۔ احد کے موقع پر حضور ﷺ نے فرمایا

کہ کون ہے جو سعدؓ بن ربیع کی خبر میرے پاس لائے تو ایک آدمی نے کہا کہ میں لاتا ہوں۔ وہ شہیدوں میں دیکھنے لگے تو انہیں سعدؓ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہے؟۔ اس نے جواب میں کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے تمہاری خبر لانے کے لئے بھیجا ہے۔ فرمایا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں جا کر میرا اسلام عرض کرو اور آپ ﷺ کو بتلاؤ کہ مجھے بارہ زخم آئے ہیں۔ میں نے بھی اپنے مدمقابل کو جہنم رسید کیا ہے۔ نیز فرمایا کہ اپنی قوم سے جا کر کہو کہ اگر رسول اللہ ﷺ شہید کر دیے گئے تو تم اپنے اللہ کے سامنے کیا عذر پیش کرو گے کہ رسول اللہ ﷺ تو شہید کر دیے جائیں اور تم زندہ رہو۔ (سبل الہدیٰ والرشاد ۴/۱۰۲)

۱۰۶......سعد بن زید بن مالک الاشہلی الاوسیؓ

آپ کی کنیت ابو عبداللہ ہے اور والدہ محترمہ کا نام بنت مسعود ہے۔ جو بیعت کرنے والی خواتین میں سے ہیں۔ حضرت سعدؓ بیعت عقبہ میں ستر صحابہ کرام کے ساتھ شریک ہوئے۔ غزوہ بدر، احد، خندق سمیت تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک سریہ میں نجد کی طرف روانہ کیا۔ یہ واقعہ رمضان المبارک ۶ ہجری میں ہوا۔ (الاستیعاب ۲/۵۹۲)

۱۰۷......سعد بن سہیل بن عبدالاشہل الخزرجی الانصاریؓ

بعض حضرات فرماتے ہیں کہ آپ کا نام سعد بن سہیل ہے۔ آپ غزوہ بدر و احد میں شریک ہوئے۔ آپ کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ ایک بیٹی تھی جس کا نام ہزیلہ تھا۔ وہ فوت ہو گئیں۔ (طبقات ابن سعد ۳/۵۲۱)

۱۰۸......سعد بن عثمان بن خلدۃ الخزرجی الانصاریؓ

تمام نسخوں میں ان کا نام بھی سعد بن سہیل درج ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آپ کا نام سعد بن عثمان ہے۔ ابو عبادۃ الانصاری الزرقی کنیت ہے۔ آپ کے بھائی کا نام عقبہ بن عثمان ہے۔ آپ کی تاریخ وفات کا کوئی تذکرہ نہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ سعد اسی سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ ۳/۶۹)

۱۰۹......سعد بن ابی وقاص القرشی الزہریؓ

آپ کی کنیت ابو اسحاق ہے۔ والدہ محترمہ کا نام حمنہ بنت سفیان ہے۔ حضرت سعدؓ مدائن اور کسریٰ یعنی ایران کے فاتح ہیں۔ عشرہ مبشرہ سے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے اپنی شہادت کے بعد خلیفہ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی قائم کی تھی۔ ان میں سے ایک ہیں۔ اور پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسلام کے لئے خون بہایا۔ انہیں فارس الاسلام کا لقب دیا گیا ہے۔ آپ سترہ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں اسلام قبول کرنے والوں میں تیسرا ہوں۔ نیز فرمایا کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو ابھی نماز فرض نہیں ہوئی تھی۔

مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی۔ سرور دو عالم ﷺ نے انہیں مصعب بن عمیرؓ کا بھائی قرار دیا۔ حضرت سعدؓ غزوہ بدر، احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں حضور ﷺ کے شانہ بشانہ رہے۔ رحمت دو عالم ﷺ نے غزوہ احد کے موقع پر فرمایا کہ: ''اے سعدؓ! تیر چلا تجھ پر میرے ماں باپ قربان ہوں۔'' آپ نے قادسیہ کو فتح کیا اور کوفہ کو چھاؤنی قرار دیا۔ حضرت سعدؓ نے احد کے دن ایک ہزار تیر چلائے۔ آپ نے ہی کوفہ تعمیر کرایا۔ حضرت فاروق اعظمؓ کے دور خلافت میں کوفہ کے والی رہے۔ آپ سے ۲۷۱، احادیث منقول ہیں۔ آپ ۵۵ ہجری میں فوت ہوئے۔ یہ بھی کہا گیا کہ مہاجرین میں آخر میں آپ فوت ہوئے۔ گویا وفات کے اعتبار سے مہاجرین میں سے آخری مہاجر ہیں۔ (سیرت ابن ہشام ۲/۳۳۲)

۱۱۰......سعد بن معاذ بن النعمان الاشہلی الاوسیؓ

حضرت سعد بن معاذؓ قبیلہ دوس کے سردار تھے۔ آپ کی کنیت ابوعمر ہے۔ حضرت سعد مدینہ منورہ کے پہلوانوں میں سے تھے۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کے ہاتھ پر ہجرت نبوی سے پہلے مسلمان ہوئے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کی حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے ساتھ مواخات کرائی۔ غزوہ بدر کے موقع پر قبیلہ اوس کا علم ان کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ احد میں ثابت قدمی کے ساتھ لڑتے رہے۔ غزوہ خندق کے موقع پر تیراندازی کی۔ غزوہ خندق کے ایک ماہ بعد تک زندہ رہے۔ یہود بنوقریظہ کے متعلق آپ ہی نے فیصلہ کیا تھا اور آپ کا فیصلہ قبول کیا گیا۔ پھر آپ کا زخم تازہ ہوگیا۔ ۵ ہجری میں چھتیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔ آپ جسمانی طور پر لمبے اور مضبوط اعصاب کے مالک تھے۔ جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو منافقین نے کہا کہ کس نے ان کے جنازہ کو ہلکا کیا ہوا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ نے ان کا جنازہ اٹھایا ہوا ہے۔ آپ ﷺ ان کی وفات پر غمگین ہوئے اور فرمایا کہ ان کی وفات پر اللہ تعالیٰ کا عرش کانپ گیا۔ (طبقات ابن سعد ۲/۳۲۰)

صوفی محمد علی چنیوٹی کا وصال

محترم صوفی محمد علی ۱۰؍فروری ۲۰۱۶ء کو چنیوٹ میں وصال فرماگئے۔ صوفی محمد علی، حضرت حاجی محمد صدیق ارائیں پانی پتی کے ہاں ۱۹۴۵ء میں پیدا ہوئے۔ صوفی صاحب نے چنیوٹ میں حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔ سلانوالی میں ابتدائی دینی کتب پڑھیں۔ چک نمبر ۹۰ شمالی میں آپ امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آج کل اقبال رائس ملز چنیوٹ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے تھے۔ صوفی محمد علی نظریاتی کارکن تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ رہے۔ مولانا غلام غوث ہزارویؒ سے عاشقانہ تعلق تھا۔ زندگی بھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے محبت بھرا تعلق قائم رکھا۔ عالمی مجلس کے مدرسہ چناب نگر کے آپ خصوصی معاون ومحب تھے۔

اہمیت علم ومعرفت

حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانویؒ

حق تعالیٰ کی بڑی حکمت ہے کہ کسی کو عقل دی۔ کسی کو مال دیا۔ جن کو عقل کی قدر نہیں وہ اس تقسیم سے راضی نہیں اور جن کو اس کی قدر ہے وہ دل وجان سے اس تقسیم پر راضی ہیں۔

ایک بزرگ کی حکایت ہے جس کو اس لئے بیان کرتا ہوں تا کہ اندازہ ہو جائے کہ بعض لوگوں کو اپنے علم ومعرفت اور عقل کی اس لئے قدر نہیں ہوتی کہ نعمت مفت میں حاصل ہے۔ اگر یہ نعمت سلب کر لی جائے تو قدر عافیت معلوم ہو جائے گی۔ اسی لئے مشہور ہے کہ: ''قدر عافیت بعد زوال۔'' ایک بزرگ تھے۔ بڑے عارف، بڑے کامل، مگر تنگدست، فقر وفاقہ بہت تھا۔

اس پر مجھے شیخ عبدالقدوسؒ کا فقر یاد آ گیا کہ شیخ کا خرقہ جو زیارت کے لئے ہر سال نکلتا ہے۔ وہ ان کے شیخ کا عطیہ تھا۔ چالیس سال تک شیخ کے بدن پر رہا۔ چالیس سال تک دوسرا خرقہ نہیں پہنا۔ کیونکہ میسر نہ تھا۔ بس اسی کو دھو کر پہن لیا۔ کہیں سے پھٹ گیا تو پیوند لگا لیا۔ آج اس میں نہ معلوم کتنے پیوند لگے ہوئے ہیں۔ ایک بزرگ نے شیخ پر تعریض کی تھی کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اپنا زہد ظاہر کرنے کے لئے ایک ہی کپڑا برسوں پہنے رہتے ہیں اور پیوند لگاتے رہتے ہیں۔ اس پر شیخ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم! مجھے دوسرا کپڑا میسر نہیں آیا۔ اس لئے اس کو نہیں بدلا۔

شاید آپ لوگوں کو تعجب ہوا ہوگا کہ اس زمانہ کے مرید کیسے تھے۔ جنہوں نے اپنے پیر کی خدمت نہ کی کہ ایک خرقہ کے سوا ان کو دوسرا خرقہ میسر نہیں آیا۔ مگر صاحبو! بات یہ ہے کہ اس زمانے کے پیر آج کل کے پیروں جیسے نہ تھے۔

حضرت شیخ سے سلطان ابراہیم لودھی اور ان کی ہمشیرہ بیعت تھیں۔ مگر شرط یہ کر لی تھی کہ بادشاہ کبھی ہدیہ نہ دے اور کبھی میری زیارت کو نہ آئے۔ کبھی میں خود دہلی آ جاؤں تو ملاقات کا مضائقہ نہیں۔ شیخ تارک الدنیا تھے۔ متروک الدنیا نہ تھے۔ دنیا ان کے قدموں کو لپٹتی تھی اور وہ اس کو دھکے دیتے تھے۔

الحمدللہ! آج کل بھی ایسے بزرگ ہوئے ہیں۔ حضرت مولانا گنگوہیؒ سے بیگم بھوپال نے بیعت کی درخواست کی تو مولانا گنگوہیؒ نے اس شرط سے درخواست منظور کی کہ کبھی ہدیہ نہ دیں اور کبھی گنگوہ نہ آئیں۔ طالب دنیا پیر تو بڑا خوش ہوتا ہے کہ سونے کی چڑیا پھنسی۔ مگر یہ حضرات دنیا پر لات مارتے تھے۔

غرض وہ بزرگ عارف تھے۔ مگر فقر وفاقہ سے تنگ تھے۔ اسی حالت میں ایک دن آپ کا گزر ایک

شہر پر ہوا جس کا دروازہ شہر پناہ دن دہاڑے بند تھا اور پہرہ چوکی لگا ہوا تھا۔ آپ نے اس کا سبب پوچھا تو معلوم ہوا کہ بادشاہ کا باز اڑ گیا ہے۔ اس لئے حکم دیا ہے کہ شہر پناہ کے سب دروازے بند کر دیئے جائیں۔ تا کہ نکل نہ جائے۔ یہ بزرگ بہت ہنسے کہ عجب بے وقوف بادشاہ ہے۔ بھلا باز کو دروازے سے نکلنے کی کیا ضرورت ہے۔ پھر آپ نے ناز میں آ کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں عرض کیا کہ ایسے بے وقوف کو بادشاہی دی اور ایک ہم ہیں کہ باوجود علم ومعرفت کے جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں:

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

وہاں سے بطور جواب کے الہام ہوا کہ بہت اچھا کیا تبدیلی پر راضی ہو کہ اس بادشاہ کو تمہارا فقر مع علم ومعرفت کے دے دیا جائے اور تم کو اس کی بادشاہی مع حماقت وغفلت کے دے دی جائے۔ یہ سن کر کانپ ہی تو گئے اور فوراً سجدہ میں گر پڑے کہ میں اس پر ہرگز راضی نہیں۔ میں اپنی دولت معرفت کو سلطنت ہفت اقلیم کے عوض بھی دینا نہیں چاہتا۔ ارشاد ہوا کہ پھر اس غریب کی ذرا سی برائے نام نعمت پر آپ کو کیوں رشک آیا۔

صاحبو! یہ علم ومعرفت واللہ ثم واللہ وہ چیز ہے کہ:

قیمت خود ہر دو عالم گفتہ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

مگر یہاں اس کی قیمت اس لئے ظاہر نہیں ہوتی کہ یہاں اس کا بازار نہیں ہے۔ ہر چیز کا الگ بازار ہے۔ اناج کی منڈی میں اناج کی قیمت ملتی ہے اور صراف خانہ میں چاندی سونے کی اور جوہری بازار میں ہیرے جواہرات کی۔ اگر کوئی اناج کی منڈی میں ہیرے جواہرات لے جائے تو اسے ایک سیر اناج بھی نہ ملے۔ بلکہ اس کو جوہری بازار میں جانا چاہئے۔

اس پر مجھے ایک حکایت یاد آئی کہ دہلی میں ایک لڑکا ایک شاعر سے شعر گوئی سیکھتا تھا۔ کبھی کبھی استاد اس کو اپنی کوئی غزل یا قصیدہ لکھواتا اور یہ کہہ دیتا کہ اس غزل کا فلاں شعر ایک ہزار روپے کا ہے۔ اس قصیدے کا مطلع ایک لاکھ روپے کا ہے۔ شاگرد بڑا خوش ہوتا اور شوق سے استاد کے اشعار لکھتا رہتا۔ ایک دن اس کی ماں نے کہا کہ اتنا بڑا ہو گیا ہے۔ کیا کرتا ہے۔ نہ کچھ کماتا ہے نہ کام کرتا ہے۔ لڑکے نے کہا اماں جان! تم بے فکر رہو۔ میرے پاس بڑا خزانہ جمع ہو گیا ہے۔ استاد نے مجھے ایسے ایسے اشعار لکھوائے ہیں جن میں کوئی ایک ہزار روپے کا ہے تو کوئی لاکھ روپیہ کا ہے۔ ماں نے کہا اچھا ہم کو ہزار لاکھ کی تو ضرورت نہیں۔ آج سالن پکانے کے لئے ترکاری کی ضرورت ہے۔ دو پیسے کے آلو لا دے۔ لڑکے نے کہا کہ یہ کونسی

بڑی بات ہے۔ ابھی لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر وہ بازار گیا اور کنجڑے سے دو پیسے کے آلو مانگے۔ اس نے پیسے مانگے۔ لڑکے نے کہا کہ پیسے تو نہیں ہیں ہم تم کو سو روپے کا ایک شعر دیتے ہیں۔ کنجڑا ہنسنے لگا اور کہا جاؤ شعر تو شاعروں کو سناؤ۔ ہمارے پاس تو پیسہ لاؤ گے تو آلو ملیں گے۔ لڑکا بہت مایوس ہوا اور غصہ میں بھرا ہوا استاد کے پاس پہنچا کہ لیجئے اپنی بیاض۔ مجھے آپ کی شاگردی کی ضرورت نہیں۔ آپ نے مجھے بہت دھوکہ دیا کہ یہ شعر ہزار کا ہے۔ یہ دو ہزار کا ہے۔ یہ لاکھ روپے کا ہے۔ بازار میں تو کوئی اس کو دو پیسہ میں بھی قبول نہیں کرتا۔ استاد ہنسا اور کہنے لگا۔ صاحبزادے تم کون سے بازار میں گئے تھے؟ کہا ترکاری کی منڈی میں۔ استاد نے کہا یہی تو تمہاری غلطی ہے۔ وہ بازار اس کی قیمت دینے والا نہیں۔ اس کا بازار دوسرا ہے۔ اچھا آج بادشاہ کے ہاں مشاعرہ ہے۔ بڑے بڑے شعراء قصائد لکھ کر لے جائیں گے۔ تم ہمارا فلاں قصیدہ لے کر جاؤ اور کہہ دو کہ میں نے یہ قصیدہ بنایا ہے۔ پھر دیکھو اس کی قیمت کیا ملتی ہے۔

چنانچہ لڑکا استاد کے کہنے سے دربار شاہی میں پہنچا۔ بڑے بڑے شعراء کے مجمع میں ایک نو عمر بچے کو دیکھ کر بادشاہ نے دریافت کیا کہ یہ بچہ کس لئے آیا ہے۔ لڑکے نے عرض کیا کہ حضور میں ایک قصیدہ لکھ کر لایا ہوں۔ جس کو بارگاہ عالی میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ بادشاہ نے اجازت دی کہ بہت اچھا۔ پہلے تم ہی اپنا قصیدہ سناؤ۔ اس نے قصیدہ پڑھنا شروع کیا تو اس کی فصاحت وبلاغت سے بادشاہ اور تمام درباری دنگ رہ گئے کہ یہ عمر اور یہ کلام۔ یہ ہر شعر پر خوب داد ملی تو بادشاہ نے دس ہزار روپیہ نقد انعام اور بیش قیمت جوڑا اور ایک قیمتی گھوڑا مع ساز وسامان کے انعام میں دیا۔ اب اس کی آنکھیں کھلیں کہ واقعی استاد سچا تھا۔ میری نادانی تھی کہ ان جواہرات کو ترکاری کے بازار میں لے گیا۔ دیہاتی گنوار ان کی قدر کیا جانیں۔

صاحبو! یہی مثال ان لوگوں کی ہے جو اپنی باطنی دولت اور علم ومعرفت کی قیمت دنیا کے بازار میں ڈھونڈتے ہیں اور جب اہل دنیا کے بازار میں ان کے کمال کی قدر نہیں ہوتی تو دل گیر ورنجیدہ ہونے لگتے ہیں۔ ارے ذرا ٹھہرو! ایک دوسرا بازار آنے والا ہے۔ وہاں تمہارے اس جوہر کی قیمت ملے گی اور بخدا! تمام سلاطین اس وقت تمہاری غلامی کے بھی لائق نہ ہوں گے: الا من امن وعمل صالحاً منھم!

پس حق تعالیٰ کی یہ تقسیم عین حکمت ہے کہ اہل عقل کو مال کم دیا اور کم عقلوں کو مالدار بنادیا۔ کیونکہ کم عقل جب اتنی بڑی دولت سے محروم ہیں تو کیا چندروزہ دنیا میں بھی بہار نہ دیکھ لیں۔ پس قارون کے خیال کی غلطی آپ کو معلوم ہوگئی کہ اس نے مال دولت کو اپنی سعی سے پیدا کیا ہوا سمجھا۔ حالانکہ یہ نہ سعی پر ہے، نہ علم وسلیقہ پر۔ بلکہ خدا کی عطا پر ہے اور نقد میں تو کسب کے سبب کچھ دھوکا بھی ہوتا ہے۔ زمین کی پیداوار کو تو عام طور پر کوئی بھی اپنا پیدا کیا ہوا نہیں سمجھتا۔ اس کے اسباب تو ظاہراً بھی غیر اختیاری ہیں۔

وحدت ادیان کا فتنہ

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی ؒ

قرآن مجید میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:''وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون''
﴿اور میں نے جنات کو اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔﴾

اس آیت میں بالکل واضح طریقے میں بتادیا کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی حوا کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر بھیجا تو فرمایا تھا:

''فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدی فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون، والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئک اصحب النار ھم فیھا خالدون'' ﴿سو اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آئے سو جو شخص میری ہدایت کا اتباع کرے گا ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے اور جن لوگوں نے کفر کیا اور ہماری آیات کو جھٹلایا یہ دوزخ والے ہوں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے۔﴾

اس آیت میں واضح طور پر بتادیا کہ اے آدم اور حوا تم دنیا میں جا تو رہے ہو (اور آدم کو پیدا ہی اس لئے کیا گیا کہ زمین پر خلافت کو اس کے سپرد کیا جائے) وہاں کھانے پینے، سونے جاگنے اور بے مقصد زندگی گزارنے کے لئے نہیں جارہے ہو۔ وہاں میری طرف سے ہدایت آئے گی۔ اس پر عمل کرنا ہوگا۔ اس پر عمل کرنے میں وہ زندگی ملے گی جس میں کوئی خوف اور غم نہ ہوگا اور جس نے اس کے خلاف زندگی گزاری اسے دوزخ میں جانا ہوگا اور ہمیشہ آگ میں جلنا ہوگا۔

اللہ جل شانہ نے بنی آدم کو دنیا میں بھیجا اور ساتھ ہی نبوت اور رسالت کا سلسلہ جاری کیا۔ پہلے نبی ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخری نبی سیدنا حضرت محمد ﷺ ہیں، درمیان میں بڑی بھاری تعداد میں حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ انہوں نے اپنی اپنی امتوں کو حق کی دعوت دی۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بلایا اور بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور یہ بھی بتایا کہ جو دین اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب اور پسندیدہ ہے وہ دین اسلام ہے۔ جس کی ہر نبی نے تبلیغ کی ہے۔ اللہ نے جو دین بھیجا اس کا انکار کرنے والے کافر ہیں، دوزخی ہیں۔ ان کی نجات نہیں ہوگی۔

قرآن مجید میں واضح طریقے پر ارشاد فرمایا:''ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منه وھو فی الآخرۃ من الخاسرین'' ﴿اور جو شخص دین اسلام کے علاوہ کوئی دین طلب کرے گا اس سے

وہ دین ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔﴾

نیز ارشاد فرمایا: ’’ان الذین کفروا وظلموا لم یکن اللہ لیغفرلھم ولا لیھدیھم طریقا، الاطریق جھنم خلدین فیھا ابدا وکان ذلک علی اللہ یسیرا ‘‘ ﴿بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم کیا اللہ انہیں نہیں بخشے گا اور نہ انہیں جہنم کے راستے کے علاوہ کوئی راستہ دکھائے گا اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے اور یہ اللہ پر آسان ہے۔﴾

پھر فرمایا: ’’یاآیھا الناس قد جآئکم الرسول بالحق من ربکم فآمنوا خیرالکم وان تکفروا فان للہ ما فی السمٰوات والارض وکان اللہ علیماً حکیما ‘‘ ﴿اے لوگو! تمہارے پاس رسول آیا ہے حق کے ساتھ تمہارے رب کی طرف سے، سوتم ایمان لے آؤ، یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔ اگر تم کفر کروتو سمجھ لو کہ اللہ ہی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ جاننے والا ہے حکمت والا ہے۔﴾

سورۂ نساء میں فرمایا: ’’ان اللہ لا یغفران یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء ومن یشرک باللہ فقد ضل ضلالا بعید ‘‘ ﴿بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشے گا کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے گا اور جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرے وہ بہت دور کی گمراہی میں پڑ گیا۔﴾

ان آیات سے واضح طور سے معلوم ہوا کہ دین اسلام میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے اور اسی پر آخرت کی نجات منحصر ہے۔ مشرک کی بھی نجات نہیں اور اسلام کے سوا جو بھی کوئی دین ہو اس کے ماننے والے سب کافر ہیں ان کی بھی نجات نہیں۔ یہ لوگ دوزخ میں جائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جو لوگ یوں کہتے ہیں کہ ہر دین کے ماننے والوں کی نجات ہوگی اور یہ سب کا راستہ اور انجام ایک ہی ہے۔ جھوٹے ہیں قرآن کے خلاف بولتے ہیں دوزخ کے داعی ہیں۔

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام تشریف لاتے رہے۔ ان پر ایمان لانے والے کم ہوتے تھے۔ منکرین زیادہ ہوتے تھے۔ شیطان نے لوگوں کو شرک پر بھی لگایا اور اسلام قبول کرنے سے بھی روکا، کفر وشرک کی جزا دوزخ ہے۔ جسے قرآن مجید میں بار بار بیان فرمادیا۔ یہود اور نصاریٰ اور مشرکین اور دیگر اقوام نے اسلام کو قبول نہ کیا۔ کافروں میں وہ لوگ بھی ہیں جو ملحد وزندیق ہیں۔ کسی دین کے قائل نہیں نہ قیامت کو مانتے ہیں نہ حساب کتاب کو نہ جنت دوزخ کو۔ ایمان والوں کا ایمان نجات دلانے کا باعث ہوگا اور اہل کفر اور اہل شرک دوزخ میں جائیں گے اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اسلام سے ہٹانے اور اسلام قبول کرنے سے روکنے کے لئے دشمنوں نے روز اوّل سے ہی طرح طرح کے منصوبے بنائے۔ مسلمانوں کو ڈرانا، دھمکانا، مارنا، پیٹنا، قتل کرنا، لالچ دے کر ورغلانا یہ سب طریقے

دشمنان اسلام اختیار کرتے رہے ہیں۔ پختہ ایمان والے پٹے، کٹے، قتل ہوئے۔ انہیں بڑے بڑے لالچ دیئے گئے۔ لیکن ایمان سے نہیں پھرے۔ دشمنان اسلام نے آج کل مسلمانوں کو اسلام سے دور کرنے کے لئے اور ان کے دلوں میں کفر رچانے کے لئے ایک نیا دھندہ سوچا ہے اور وہ ’’وحدت ادیان‘‘ کا نعرہ ہے۔ ان لوگوں نے یہ کوشش شروع کی ہے کہ وحدت ادیان کے نام سے حاضرین کے سامنے یہ بات پیش کی جائے کہ جتنے بھی دین ہیں یہودیت ہو یا نصرانیت، ہندومت ہو یا بدھ مت، اسلام ہو یا آتش پرستی۔ یہ سب ایک ہی دین ہے۔ کیونکہ یہ سب اللہ تعالیٰ کو پیدا کرنے والا مانتے ہیں اور ہر دین کی ابتداء خدا پرستی ہی سے ہے اور آخرت میں سب جاکر ایک ہو جائیں گے اور وہاں نجات پا جائیں گے۔ کسی کو دوزخ میں جانا نہ ہوگا۔ العیاذ باللہ!

یہ دشمنوں کی بہت بڑی چال ہے۔ عرب وعجم میں، افریقہ و ایشیا میں جہاں مسلمان زیادہ رہتے ہیں وہاں حاضرین کے سامنے اس قسم کی تقریریں کریں گے کہ ہر دین میں نجات ہے اور کسی خاص دین سے لگنے اور چپٹے رہنے کی ضرورت نہیں۔ جن مسلمانوں کو اسلام اور کفر کے درمیان فرق معلوم نہیں جنہیں ماں باپ نے دین وایمان نہیں سکھایا، جنہیں ٹائی اور پتلون سے آراستہ کیا، جنہیں ہندوانہ دھوتی پہنائی، ایسے لوگ وحدت ادیان کے داعیوں کے پھندے میں جلدی سے آجاتے ہیں۔ ان دشمنان دین کا یہ وحدت ادیان کا جھوٹا نظر آنا صرف مسلمانوں کو کفر کی طرف کھینچنے کے لئے ہے۔ خود اپنا دین چھوڑتا نہیں ہے جو مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دین اسلام ہی بھیجا ہوا ہے اور جس نے اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین قبول کیا یا ماں باپ اور کنبے قبیلے کے ماحول میں کسی دین کو اختیار کیا جو اسلام کے علاوہ ہو، وہ دوزخ میں جائے گا۔ اس بات کا جاننے ماننے والا مسلمان کبھی وحدت ادیان کے داعیوں کے فریب میں نہیں آسکتا۔ لیکن جن نام کے مسلمانوں نے اپنی اولاد کو دین وایمان نہیں سکھایا اسلام کا فائدہ نہیں بتایا، جنت اور دوزخ سے واقف نہیں کرایا، کفر وشرک کی سزا، دائمی عذاب دوزخ نہیں بتائی ایسے لوگ خود اور ان کے بیٹی بیٹا اسلام کو چھوڑ کر وحدت ادیان کا نظریہ قبول کر سکتے ہیں۔

جو لوگ مسلمان ہونے کے دعویدار ہیں وہ ایسی تحریکات میں حصہ لیتے ہیں اور اپنے ملکوں میں ایسے اداروں کے دفاتر قائم کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں جو کفر پھیلانے کے لئے قائم کئے گئے ہیں۔ پہلے ہی سے نصاریٰ کی تنظیمیں قائم ہیں۔ قادیانی کافر بھی بڑھ چڑھ کر کفر پھیلا رہے ہیں۔ اسلامی ممالک میں ہی مسلمانوں کو عیسائی بنا رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ ملک مسلمانوں کے اور ان میں دعوت دی جائے کفر کی۔ مسلمان اصحاب اقتدار صرف یہ دیکھتے ہیں کہ نصاریٰ کو راضی کرنا ہے۔ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم اسلام کے دشمن بن کر آخرت میں عذاب کے مستحق ہو رہے ہیں۔ عیسائیوں کے مشن قادیانیوں کے مراکز تو تھے ہی اب وحدت ادیان کے دفاتر بھی قائم ہونے لگے۔ تمام مسلمان عوام اور خواص اصحاب اقتدار غریب اور مالدار سب پر لازم ہے کہ اپنے

ممالک کو کفر سے اور کافروں کی دعوت سے پاک کریں اور مسلمانوں کو صحیح مسلمان بنائیں۔ اسلام کی چیزیں سمجھائیں۔ ماں باپ، اولاد کو اسلامی عقائد سکھائیں اور اسلام کے احکام کی تعلیم دیں۔ اگر مولوی حافظ بنانے میں خفت محسوس کرتے ہیں (العیاذ باللہ) تو کم ازکم بچوں کو عقائد اسلام اور حقیقت ایمان اور احکام اسلام تو سمجھا دیں اور بتادیں تاکہ وہ کفر ایمان کا فرق سمجھ لیں اور یہ کسی داعی کفر کی دعوت قبول کر کے جانتے بوجھتے ہوئے دوزخ کا ایندھن نہ بنیں۔ واللہ المستعان وعلیہ التکلان!

ختم نبوت کانفرنس مٹہ مغل خیل شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونین کونسل مٹہ مغل خیل شبقدر ضلع چارسدہ کے زیراہتمام عظیم الشان ’’تاجدار ختم نبوت کانفرنس‘‘ بتاریخ ۲۱ردسمبر بروز پیر بوقت دو بجے ظہر بمقام ’’جامعہ چشتیہ ہاشمیہ‘‘ چشتی آباد منعقد ہوئی۔ صدارت شیخ الحدیث مولانا سید عبداللہ شاہ مدظلہ نے فرمائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض عبدالمعبود حقانی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کا آغاز قاری توحید گل کی تلاوت سے ہوا۔ مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا حزب اللہ جان امیر ضلع چارسدہ، مولانا ایاز احمد حقانی امیر تحصیل شبقدر، مولانا قاری نجیب الاسلام ناظم ضلع چارسدہ اور مولانا سید اسماعیل شاہ چشتی مہتمم جامعہ چشتیہ ہاشمیہ نے بیانات کئے اور عقیدۂ ختم نبوت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

ختم نبوت کانفرنس کتوزئی شبقدر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونین کونسل کتوزئی شبقدر ضلع چارسدہ کے زیرانتظام ’’عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس‘‘ مورخہ ۶ رفروری بروز ہفتہ بوقت ایک بجے ظہر بمقام صدر گڑھی منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل شبقدر کے امیر مولانا میاں ایاز احمد حقانی کر رہے تھے۔ جبکہ نظامت کے فرائض عبدالمعبود حقانی سرانجام دے رہے تھے۔ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد تھے۔ قاضی صاحب نے مختصر وقت میں عقیدۂ ختم نبوت پر جامع بیان فرمایا۔ جن دوسرے علماء نے اس موقع پر بیانات کئے ان میں مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ خیبر پختونخواہ، مولانا حزب اللہ جان امیر ضلع چارسدہ، مولانا عبدالرؤف شاکر نائب امیر ضلع چارسدہ شامل ہیں۔ کانفرنس میں ہزاروں کی تعداد میں مصطفیٰ ﷺ اور ختم نبوت کے پروانوں نے شرکت کی۔ بہترین انتظام کرنے پر مقررین نے مولانا سید یوسف شاہ، مولانا اقبال شاہ اور ان کے ساتھیوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ یہ عظیم الشان کانفرنس مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی کی جامع اور مؤثر دعا سے اختتام پذیر ہوئی۔

تبلیغی جماعت کے بارے میں میرے مشاہدات وتأثرات

آخری قسط

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

ایک دوسری شہادت ایک بہت بڑے عالمِ دین کی ہے جن کا تعلق ایک عرب برادر ملک سے ہے اور وہ ہیں: فضیلۃ الشیخ صالح بن علی الشویمان حفظہ اللہ تعالیٰ جو خود بنفسِ نفیس رائے ونڈ کے سالانہ عالمی تبلیغی اجتماع میں شریک ہوئے اور پھر اس کی رپورٹ اپنے ملک کے مفتی اعظم کو پیش کی۔ چنانچہ وہ رپورٹ ملاحظہ ہو:

تبلیغی جماعت کے بارے میں فضیلۃ الشیخ صالح ابن علی الشویمان کی رپورٹ

جوانہوں نے ۱۴۰۷ھ میں پیش کی۔ یہ رپورٹ ایک کتاب ”جلاء الاذهان عما اشتبه في جماعة التبليغ بعض اهل الايمان“ سے لی گئی ہے جو مختلف خطوط کا مجموعہ ہے۔ جسے محترم مولانا غلام مصطفیٰ حسن صاحب نے جمع کیا ہے اور مکتبہ محمدیہ ۸۶۔ وی:۱، کشمیر روڈ غلام محمد آباد، فیصل آباد نے چھاپا ہے:

”بسم اللہ الرحمن الرحیم

سماحة الوالد الكريم الشيخ عبدالعزيز بن عبدالله بن باز الرئيس العام لادارة البحوث العلميه والأفتاء والدعوة والارشاد حفظه الله من كل سوء ووفقه وسدد خطاه آمين!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اما بعد!

میری رخصت ۱/۳/۱۴۰۷ھ کو شروع ہوئی اور میں ۳/۳/۱۴۰۷ھ کو علماء اور طلباء کی ایک جماعت کے ساتھ پاکستان کے سفر پر روانہ ہوا۔ ان علماء اور طلباء کا تعلق مملکت کی مختلف جامعات سے تھا۔ یعنی جامعۃ الاسلامیہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ اور جامعۃ الملک سعود وغیرہ۔ اس سفر میں ہم نے عجائبات کا مشاہدہ کیا۔ جب ہم لاہور کے ہوائی اڈے پر پہنچے تو ہمارا استقبال ایک ایسی صالح نوجوانوں کی جماعت نے کیا جن کے چہروں اور داڑھیوں سے علم اور ایمان کا نور چمک رہا تھا۔ ہم ہوائی اڈے کی مسجد میں پہنچے۔ تحیۃ المسجد ادا کرنے کے بعد ہم سب مل جل کر بیٹھ گئے۔ ہمارا تعلق مختلف ممالک سے تھا۔ اب ان میں سے ایک نوجوان اٹھا اور اس نے ایسا بیان شروع کیا جو دلوں کو کھینچ رہا تھا۔ پھر گاڑیاں آگئیں اور ہمیں رائیونڈ (تبلیغی مرکز) لے گئیں۔ جہاں سالانہ عالمی تبلیغی اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ وہ خوبصورت اجتماع جسے دیکھ کر دل میں خشوع پیدا ہوتا ہے اور آنکھیں ڈر، خوشی اور اللہ کے خوف سے بارش کی طرح آنسو بہاتی ہیں۔ یہ اجتماع اہلِ جنت کے اجتماع سے مشابہ ہے۔ جہاں نہ کوئی شور وغل تھا اور نہ کوئی تکلیف، نہ کوئی فضول بات، نہ لاقانونیت

اور نہ جھوٹ۔ صاف ستھرا ماحول، نہ کوئی بدبو اور نہ کوئی گندگی۔ ہر چیز ذہانت وسلیقہ سے ترتیب دی ہوئی تھی۔ نہ ٹریفک پولیس، نہ عام پولیس اور نہ کوئی چوکیدار۔ جبکہ اجتماع میں آنے والوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ ہے۔ ایک فطری اور پاکیزہ زندگی ہے۔ جہاں ذکر اللہ کی فضا پھیلی ہوئی ہے۔ دن رات ہر طرف علمی، محاضرات، دروس اور ذکر اللہ کے حلقے لگے ہوئے ہیں۔ بخدا! یہ ایک ایسا اجتماع ہے جس سے دل زندہ اور ایمان چمکتا ہے اور اس میں اضافہ ہوتا ہے۔

کتنا بارعب اور کتنا خوبصورت اجتماع ہے جو آپ کے سامنے صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کی بولتی ہوئی تصویر پیش کرتا ہے۔ ہر طرف محنت، علم، ذکر، میٹھی گفتگو، خوبصورت اعمال، عمدہ اسلامی حرکات اور ایمان اور علم سے چمکتے ہوئے چہرے آپ کو ملیں گے۔ آپ اس اجتماع میں صرف توحید، ذکر، تسبیح وتحمید، تحلیل وتکبیر، قرآن کریم کی تلاوت، السلام علیکم، وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ اور جزاکم اللہ خیراً جیسی باتیں سنیں گے۔ آپ کی نگاہ ایسی چیزوں پر پڑے گی جن سے آپ کو خوشی ہوگی اور آپ کا دل باغ باغ ہو جائے گا اور وہ محمد مصطفی ﷺ کی سنتوں کو تروتازہ وزندہ کرتا ہے۔ جنہیں آپ ہر آن اور ہر وقت دیکھ کر لطف اندوز ہوں گے۔ یہ کتنا خوبصورت اور کتنا ہی عمدہ عظیم الشان اجتماع ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ یہاں آپ کو واضح طور پر قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا عملی نمونہ نظر آئے گا۔ کیا ہی خوب پاکیزہ اور سعادت مند زندگی ہے۔ میرے دل میں بار بار یہ آرزو پیدا ہوئی کہ کاش! اس قسم کی دعوت کا اجتماع مملکت سعودی عرب میں بھی منعقد ہو۔ اس لئے کہ ہر اچھے کام اسی مملکت کے ساتھ زیب دیتے ہیں اور اس لئے بھی کہ مرحوم ملک عبدالعزیزؒ کے ابتدائی تابندہ دور سے لے کر مملکت ہمیشہ ہر عمل خیر میں آگے آگے رہی ہے۔ اس عظیم اجتماع میں اکٹھے ہونے والے افراد جن کا تعلق دنیا کے مختلف ملکوں سے تھا۔ سب کی ایک شکل، ایک طبیعت، ایک بات اور ایک ہدف ہے۔ گویا وہ سب ایک باپ کی اولاد ہیں یا یہ سمجھیں کہ گویا اللہ تعالیٰ نے ایک دل پیدا فرمایا اور ان سب میں تقسیم کر دیا ہے۔ ان سب کا مقصد اور غرض اس کے سوا کچھ نہیں کہ دین کو مضبوطی سے پکڑا جائے اور مسلمان نوجوانوں کی اصلاح کی جائے اور غیر مسلموں کو اللہ تعالیٰ کے راستہ کی طرف راہنمائی کی جائے۔ تعجب ہے کہ ایسے صالحین کے خلاف جھوٹی خبریں پھیلانے والے کیوں غلط بیانی سے کام لیتے ہیں؟۔ ان حضرات کے بارے میں شیخ عبدالمجید زندانی نے کیا خوب فرمایا ہے: ”یہ تو آسمان کی مخلوق ہے جو زمین پر چل پھر رہی ہے۔“

اس کے بعد کون سا ایسا دل ہوگا جو ان کو برا بھلا کہے اور ایسی باتوں کی تہمت لگانے کی جرأت کرے گا جو ان میں نہیں ہیں۔ میرا خیال یہ ہے کہ اس جماعت کا ہدف اور مقصد بھی وہی ہے جو ہماری مملکت کا ہے اور وہ ہے: دنیا کے انسانوں کی اصلاح اور زمین کے چپہ چپہ پر امن وامان کی ترویج۔ اب آپ ہی

بتائیں کہ کون سی بات ان کی قابل گرفت ہے؟۔

اب دوبارہ اجتماع کی طرف آیئے! عشاء کے بعد جب بیان ختم ہوتا ہے تو دائیں، بائیں نگاہ دوڑائیں تو آپ کو مختلف علمی حلقے نظر آئیں گے۔ ان میں جس حلقے میں بھی آپ بیٹھیں گے، لطف اندوز ہوں گے اور وہاں سے کچھ نہ کچھ فائدہ اُٹھا کر ہی اُٹھیں گے۔ پھر جب سونے کا وقت ہو جاتا ہے اور چاروں طرف خاموشی اور سکون طاری ہو جاتا ہے تو آپ ان کو دیکھیں گے گویا جگہ جگہ ستون کھڑے ہیں۔ نماز میں مشغول ہیں۔ جب رات کا آخری وقت ہوتا ہے تو ان کو دیکھیں گے گویا شہد کی مکھیاں ہیں جو بھنبھنا رہی ہیں۔ ہر طرف آہ و بکا اور رورو کے ہاتھ اُٹھائے دعا کر رہے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ ان کے اور تمام مسلمانوں کے گناہ معاف فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے تمام مسلمان بھائیوں کو جہنم کی آگ سے بچائے اور سب لوگوں کو ہدایت بخشے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنتوں کو زندہ کریں۔ مختصر یہ کہ یہ ایک ایسا اجتماع ہے جس میں ہر عالم اور ہر طالب علم کو آنا چاہئے۔ بلکہ ہر اس مسلمان کو آنا چاہئے جو دل میں اللہ کا خوف اور آخرت میں جنت کی امید رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے ذمہ دار حضرات کو جزائے خیر دے۔ ان کو ثابت قدم رکھے۔ ان کی مدد فرمائے اور ان کے ذریعہ مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے۔ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ مُّجِيْبٌ۔

اب ان کے بارے میں سنیں جو اس اجتماع میں آنے والوں کی خدمت پر مقرر ہیں۔ وہ سب کے سب قرآن کریم کے حافظ ہیں۔ آٹا پیسنے والے کی زبان پر اللہ کا نام اور تسبیح و تکبیر جاری ہے۔ آٹا گوندھنے والے کی زبان پر اللہ کا نام، اَللّٰهُ اَكْبَر، سُبْحَانَ اللّٰه، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ جاری ہے، اور روٹی پکانے والے کی زبان پر بھی اللہ کا نام، اللہ کا ذکر، تسبیح، تحمید اور تکبیر جاری ہے اور یہ ہم نے اس وقت اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا، جبکہ ان کو ہمارے آنے کی پیشگی کوئی اطلاع نہیں تھی اور نہ ہی ان کو پتہ چلا کہ ہم دیکھ اور سن رہے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جس نے ان پر بصیرت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور اپنے ذکر کی توفیق دی ہے اور ان کو وہ سیدھا راستہ دکھایا ہے جس کی ہر مسلمان تمنا کرتا ہے۔ سَمَاحَةُ الشَّيْخ! حقیقت یہ ہے کہ جو شخص بھی اس جماعت میں شامل ہوگا اور ان کی صحبت میں شامل ہوگا اور ان کی صحبت میں رہے گا وہ ضرور عملی طور پر داعی الی اللہ بن کر رہے گا۔

کاش! میں جب جامعہ میں طالب علم تھا۔ اس وقت سے اس جماعت سے متعارف ہوتا تو آج میں دعوت اور تمام علوم میں علامہ ہوتا۔ بخدا! میرا ان کے بارے میں یہ اعتقاد ہے اور قیامت کے روز کہ: ''جس دن مال، اولاد اور کوئی چیز کسی کے کام نہ آئے گی۔'' اگر جبار مجھ سے پوچھیں گے تو میں یہی جواب دوں گا۔

فَضِيْلَةُ الشَّيْخ! کاش! وہ تمام حضرات جو آپ کے مبارک شعبہ کے ماتحت کام کرتے ہیں۔ وہ اس اجتماع میں شریک ہوں اور جماعت کے ساتھ اللہ کی راہ میں نکلیں اور اخلاص اور دعوت کا انداز سیکھیں

اور صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ کے اخلاق سیکھیں اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں حق کو حق دکھائے اور اس کی اتباع کی توفیق دے اور رشد و ہدایت کی رہنمائی فرمائے اور اخلاص اور صحیح اعمال کی توفیق دے اور ہمیں ہمارے نفس، خواہشات اور شیطان کے شر سے بچائے اور اپنے دین کی نصرت فرمائے اور کلمہ حق کو بلند کرے اور ہماری حکومت کو اسلام سے عزت دے اور اسلام کو اس کے ذریعہ عزت دے اور وہی اس کے ولی اور اس پر قادر ہیں۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ

صالح بن علی الشویمان (عنیزہ کے علاقہ میں دعوت وارشاد کا نمائندہ)

اس رپورٹ کے جواب میں سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز نے ان کو جو خط لکھا ہے اور جس کا نمبر ہے: ۱۰۰۷خ ۱۷-۸-۱۴۰۷ھ، وہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عبدالعزیز بن باز کی طرف سے (روحانی بیٹے) مکرم ومحترم فضیلۃ الشیخ صالح بن علی الشویمان کی جانب! آپ جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو مبارک بنائے۔ آمین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امابعد!

میں نے آپ کی رپورٹ جو آپ نے پیش کی ہے پڑھی ہے جس میں آپ نے اپنے اور اپنے ساتھ جانے والے علماء اور طلباء، جن کا تعلق الجامعۃ الاسلامیہ مدینہ منورہ، جامعۃ الامام محمد بن سعود اور جامعہ ملک سعود وغیرہ سے ہے۔ اس اجتماع میں شریک ہونے کی تفصیلات لکھی ہیں۔ جسے تبلیغی جماعت نے رائے ونڈ میں ربیع الاول ۱۴۰۷ھ میں منعقد کیا ہے۔ اس رپورٹ کو میں نے پڑھا ہے اور اسے کافی وشافی پایا ہے۔ اس رپورٹ میں اس اجتماع کی ایسی باریک تصویر پیش کی گئی ہے جسے پڑھنے والے کو ایک شوق پیدا ہوتا ہے اور رپورٹ پڑھنے والا ایسا محسوس کرتا ہے کہ جیسے وہ خود اس کا مشاہدہ کررہا ہے۔ مجھے اس سے بھی بہت خوشی ہوئی کہ آپ سب حضرات نے اس اجتماع سے بہت سے فوائد حاصل کئے اور ذمہ دار حضرات سے تبادلہ خیالات کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے، اور اس قسم کے اجتماعات زیادہ سے زیادہ ہوں اور ان سے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نفع دے۔ بے شک اس وقت مسلمانوں کو اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ اس قسم کی پاکیزہ ملاقاتیں ہوں جن میں اللہ تعالیٰ کی ذات کا تذکرہ ہو اور جن میں اسلام کو مضبوط پکڑنے، اس کی تعلیمات پر عمل کرنے اور توحید کو بدعات اور خرافات سے پاک رکھنے کی دعوت ہو۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کو، چاہے حاکم ہوں یا رعیت، اس فرض کی کامل ادائیگی کی توفیق دے۔ انه جواد كريم....والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته،

الرئیس العام لادارۃ البحوث العلمیۃ والافتاء والدعوۃ والارشاد"

مکروفریب کا دور دورہ

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’لوگوں پر بہت سے سال ایسے آئیں گے جن میں دھوکا ہی دھوکا ہوگا۔ اس وقت جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا۔ بددیانت کو امانت دار تصور کیا جائے گا اور امانت دار کو بددیانت اور رویبضہ (گرے پڑے نااہل لوگ) قوم کی طرف سے نمائندگی کریں گے۔‘‘ عرض کیا گیا: رویبضہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ’’وہ نااہل اور بے قیمت آدمی جو جمہور کے اہم معاملات میں رائے زنی کریں گے۔‘‘ (سنن ابن ماجہ، باب شدۃ الزمان، ص:۲۹۲)

موجودہ حالات کو دیکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ آج بعینہٖ وہی حالات ہیں جس کی نشان دہی نبی آخر الزماں، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال پہلے فرمادی تھی کہ ہر طرف دھوکا ہی دھوکا ہوگا۔ آج یہ دھوکا ہر طرف نظر آتا ہے۔ حکام عوام کو دھوکا دینے میں مصروف ہیں اور عوام حکام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں مشغول نظر آتے ہیں۔ چھوٹا بڑے کو اور بڑا چھوٹے کو اندھیرے میں رکھ رہا ہے۔ حتیٰ کہ ہر افسر اپنے ماتحت کو اور ماتحت اپنے افسر کو بھول بھلیاں دینے میں مصروف ہے اور یہ بات معاملات، معاشرت، اخلاقیات وعبادات سے نکل کر عقائد تک جا پہنچی ہے۔ یہ دھوکا ہی تو ہے کہ حضور اکرم ﷺ جیسے سچے اور آخری نبی سرور دوعالم ﷺ کے ساتھ نسبت اور تعلق کو تو مشکوک قرار دیا جائے اور نبوت کے جھوٹے دعویداروں سے عقیدت اور محبت کا دم بھرا جائے اور اس کی تبلیغ وتشہیر کی جائے۔ پہلے قادیانیت کا فتنہ تھا جس کا ہمارے اکابر ایک صدی سے قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں دلائل وبراہین سے، مناظروں، مباحثوں اور مباہلوں کے ذریعے ہر میدان میں مقابلہ کرکے ان کو شکست دے ہی رہے تھے کہ اب یہ گوہر شاہی کا فتنہ سر اٹھا رہا ہے۔ جس کے سرغنے حکومتی غفلت کی بنا پر اپنے لوگوں کی نئی صف بندی کررہے ہیں۔

اس لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا احمد میاں حمادی اور مولانا قاضی احسان احمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ انجمن سرفروشان اسلام کو دوبارہ منظم ہونے سے روکا جائے۔ اس کی سرگرمیوں پر پابندی

عائد کی جائے۔ علمائے کرام نے کہا کہ گمراہ ریاض احمد گوہر شاہی کے چیلوں نے ایک مرتبہ پھر حکومتی سستی وچشم پوشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو دوبارہ شکار کرنا شروع کر دیا ہے۔ علمائے کرام نے کہا کہ ہم حکومت سندھ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ ایک ایسا گمراہ فرقہ جس کی گمراہی کسی سے مخفی نہیں، جس کے خلاف تمام مکاتب فکر کے مفتیان کرام کے فتاویٰ موجود ہیں اور انجمن سرفروشان اسلام کی سرگرمیوں پر عدلیہ نے خود پابندی عائد کی تھی۔ جس پر ٹنڈو آدم، حیدرآباد اور نواب شاہ کے عدالتی فیصلے شاہد ہیں۔ اس کے باوجود اس گمراہ فرقہ کا ازسرنو منظم ہونا اور سالانہ اجتماع کا اعلان کرنا حکومت اور اداروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔ علمائے کرام نے مطالبہ کیا کہ انجمن سرفروشان اسلام کی کفریہ سرگرمیوں پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ کیونکہ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں اشتعال پھیل رہا ہے۔ اگر بروقت کارروائی عمل میں نہ لائی گئی تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

اسی طرح آج ہر طرف میڈیا کا شور شرابا ہے۔ صحیح بات کو غلط انداز میں پیش کرنا اور غلط بات کو سچ بنا کر کے پیش کرنا ان کا وطیرہ اور ترجیح بن چکا ہے۔ میڈیا کے ذمہ داران اور اینکرز حضرات میں سے کوئی بھی یہ بات سوچنے کے لئے تیار نہیں کہ جو کچھ ہماری زبان، ہماری تحریر اور ہمارے میڈیا کے ذریعے لوگوں کے ذہنوں میں انڈیلا جارہا ہے یا باور کرایا اور دکھایا جارہا ہے۔ ان میں سے ہر ہر چیز کا ہمیں ایک بڑی عدالت میں حساب اور جواب دینا ہے۔ آج ان آلات اور ذرائع کے ذریعہ اسلامی شعائر، اسلامی تعلیمات اور اسلامی تہذیب واقدار کا جنازہ نکالا جارہا ہے۔ غیر اسلامی تہذیب اور رسومات کو مرغوب بنا کر اس کی پیروی کی تلقین کی جارہی ہے۔ جس کی بنا پر ہمارے مسلمان بچوں کو یہودیوں، عیسائیوں حتیٰ کہ ہندوؤں کی مذہبی رسومات اور خرافات کا تو خوب علم ہے۔ ان کو اپنایا بھی جارہا ہے۔ لیکن بنیادی اسلامی احکام اور اسلامی تعلیمات سے وہ اب تک نابلد ہیں۔ آخر یہ تبدیلی کہاں سے اور کیسے آئی اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ قرآن کریم کا واضح اعلان ہے کہ: ”جو لوگ چاہتے ہیں کہ چرچا ہو بدکاری کا ایمان والوں میں‘ ان کے لئے عذاب ہے دردناک، دنیا اور آخرت میں۔“ (النور:۱۹) اور: ”جس دن کہ ظاہر کردیں گی ان کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں، جو کچھ وہ کرتے تھے۔“ (النور:۲۴)

اسی طرح پاکستان سے لے کر بیرونی دنیا تک جس ملک میں بھی حقیقت بین نگاہوں سے دیکھا جائے تو نظر آئے گا کہ دہشت گردی کی جتنی کارروائیاں ہورہی ہیں۔ ان میں ہر طبقہ کے انسان اور افراد ملوث ہیں۔ لیکن اس سب کے باوجود دہشت گردی کو بیرونی دنیا میں جوڑا جارہا ہے تو صرف اسلام کے ساتھ۔ پاکستان میں جوڑا جارہا ہے تو صرف مذہبی طبقہ کے ساتھ۔ یعنی دینی مدارس اور تبلیغی جماعت کے ساتھ۔ آخر ایسا کیوں؟

میڈیا اور صحافت سے تعلق رکھنے والے بھائیوں سے ہر باشعور اور دانش مند آدمی ایک سوال پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ سپریم کورٹ نے جس ویڈیو کو جعلی قرار دیا ہے۔ جس وقت یہ ویڈیو سامنے آئی تھی۔ اس کو سامنے رکھ کر دین، اہل دین، داڑھی رکھنے والوں، پگڑی باندھنے والوں، اسلامی طرز کا لباس اور وضع قطع بنانے والوں پر کیا کچھ نہیں کہا گیا تھا؟۔ کیا اب آپ میں سے کسی کے پاس اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ وہ اس پر پروگرام پیش کرے اور عوام کو بتائے کہ ہم نے جو کچھ تبصرے، تجزیئے اور پروگرام اس پر کئے تھے۔ وہ سب جھوٹ کا پلندہ تھے۔ ہم اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ سے توبہ اور آپ سب لوگوں سے معافی مانگتے ہیں؟۔ اگر اس کی اخلاقی جرأت نہیں تو پھر بتلایا جائے کہ یہ سب کیوں کیا گیا اور کس کے اشارے پر کیا گیا؟۔ اس پر جو کچھ کمایا گیا یا کھایا گیا، تو کیا اس کا جواب نہیں دینا پڑے گا؟۔

ایک وقت تھا کہ ایک آدمی اگر خود نماز نہیں پڑھتا تھا یا دین پر عمل نہیں کرتا تھا تو اپنے آپ کو قصوروار اور غلطی پر سمجھتا تھا۔ لیکن آج یہ وقت ہے کہ وہ نماز نہ پڑھنے اور دین پر عمل نہ کرنے کے باوجود خود کو صحیح اور حق پر سمجھتا ہے اور نماز پڑھنے والوں، دین پر عمل کرنے والوں کو نہ صرف یہ کہ برا بھلا کہتا ہے۔ بلکہ دوسروں کو بھی ان سے دور رہنے کی تلقین کرتا ہے۔ ایسے صحافی، اینکرز یا اداروں میں براجمان ان حضرات سے...... جو اس مذکورہ بالا سوچ کے حامل ہیں...... صد آداب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ دین کی خدمت ہے یا دین سے برگشتہ کرنے کی کوشش؟۔ کیا آپ نے یہ بھی سوچا کہ اگر آپ کی ان کوششوں سے دین کے بارے میں کسی کے دل میں استخفاف آگیا یا وہ دین سے پھر گیا اور مرتد ہوگیا تو اس کا وبال کس پر ہوگا؟۔ کیا یہ وبال سہنے کی آپ میں ہمت ہے؟۔ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو آپ لوگ اس مغربی ایجنڈے کو مسلمانوں پر مسلط کرنے کی جنگ کا کیوں حصہ بنتے ہیں؟۔ آپ تو جرأت، ہمت اور استقامت کے ساتھ اسلام، اہل اسلام اور اسلامی شعائر کا مقدمہ لڑیں۔ اس لئے کہ آپ مسلمان ہیں۔ مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں۔ ایک اسلامی ملک کے باشندے ہیں۔ جب آپ اسلام کی حمایت اور اہل اسلام کا دفاع کریں گے تو ان شاء اللہ! اس سے دنیا میں بھی آپ کو نیک نامی ملے گی اور آخرت بھی آپ کی سنور جائے گی۔

مولانا عبدالستار گورمانی کو صدمہ

مولانا عبدالستار گورمانی کے چچازاد بھائی لعل خان گورمانی کے بیٹے حافظ ریاض احمد مرحوم ۲۳ سال کی عمر پاکر ۲۳ فروری ۲۰۱۶ء کو صبح ساڑھے سات بجے انتقال فرماگئے۔ ان کی نماز جنازہ تین بجے مولانا غلام اکبر خان گورمانی کی امامت میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ کے لئے کثیر تعداد میں عوام الناس، علماء، طلباء اور علاقہ کی اہم شخصیات جمع تھیں۔ حافظ ریاض احمد مرحوم اجلی سیرت وصورت کے مالک تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور بہت ہی بااخلاق خوبصورت انسان تھے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام کا وقت ...... ایک غلط فہمی کا ازالہ

مفتی محمد راشد ڈسکوی

سیدنا مسیح علیہ السلام کا نزول فجر کے وقت ہوگا۔ یہ راجح اور محقق قول ہے۔ بعض اقوال میں عصر کا وقت بھی ذکر ہے۔ ذیل میں تفصیل ملاحظہ کیجئے:

بہشتی زیور کی عبارت

’’دجال ملک شام پہنچے گا۔ جب دمشق کے قریب ہوگا تو حضرت مہدی علیہ الرضوان وہاں پہلے سے پہنچ چکے ہوں گے اور لڑائی کی تیاری میں مشغول ہوں گے کہ عصر کا وقت آ جائے گا۔ مؤذن اذان دے گا اور لوگ نماز کی تیاری میں ہوں گے کہ اچانک حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے آسمان سے اترتے نظر آئیں گے اور جامع مسجد کے مشرق کی طرف والے منارے پر آ کر ٹھہریں گے۔ وہاں سے زینہ لگا کر نیچے تشریف لائیں گے......... الخ‘‘

حضرت مولانا محمد اشرف تھانویؒ فرماتے ہیں کہ یہ مضمون احادیث میں اس طرح مسلسل نہیں آیا۔ بلکہ حضرت شاہ رفیع الدینؒ نے بہت سی متفرق احادیث کو جمع کر کے ترتیب دیا ہے۔

(بہشتی زیور، حصہ پنجم، تھوڑا سا حال قیامت اور اس کی نشانیوں کا، ص:۵۰۱، ۵۰۲، دار الاشاعت)

’’عقیدہ ظہور مہدی‘‘ اور ’’قیامت نامہ‘‘ کا حوالہ

حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئیؒ نے اپنی کتاب ’’عقیدہ ظہور مہدی‘‘ میں حضرت شاہ رفیع الدینؒ کے رسالے (قیامت نامہ ص:۱۴، مطبوعہ ہمدرد پریس دہلی) سے ہی یہ مضمون نقل کیا ہے۔

حضرت شاہ رفیع الدینؒ کی ذکر کردہ تحریر کا ماخذ علامہ برزنجیؒ کی کتاب (الاشاعۃ ص:۱۶۹) ہے۔ اور آگے علامہ برزنجیؒ نے یہ مضمون ابن العربیؒ کی کتاب ’’الفتوحات المکیہ‘‘ سے نقل کیا ہے جس میں نماز عصر کے وقت نزول کا ذکر ہے۔

ابن العربیؒ کا قول

ابن العربیؒ کی عبارت ملاحظہ ہو: ’’ینزل علیه عیسیٰ ابن مریم بالمنارة البیضاء بشرقي دمشق بین مهرودتین متکئا علی ملکین: ملك عن یمینه وملك عن یساره، یقطر رأسه ماء مثل الجمان، یتحدر کأنما خرج من دیماس، والناس في صلوة

العصر، فيتنحى له الإمام من مقامه، فيتقدم فيصلي بالناس، يؤم الناس بسنة محمد ﷺ (الفتوحات المكية، الباب السادس والستين والثلث مأة، في معرفة وزراء المهدي: ٦/ ٥١، دار الكتب العلمية)"

ایسے موقع پر (جس کا ذکر ماقبل میں گزرا) حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کی مشرقی جانب، سفید مینارے پر دو زرد چادروں میں لپٹے ہوئے اتریں گے۔ اس حال میں کہ آپ دو فرشتوں پر ٹیک لگائیں ہوئے ہوں گے۔ ایک فرشتہ آپ کی دائیں جانب ہوگا اور دوسرا بائیں جانب۔ آپ کے سر مبارک سے موتیوں کی مانند پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ جیسا کہ آپ ابھی غسل خانہ سے نکلے ہوں۔ اس وقت لوگ نماز عصر کے لئے تیار کھڑے ہوں گے۔ امام آپ کو دیکھ کر آپ کے لئے اپنے مصلیٰ سے پیچھے ہٹ جائے گا۔ تاکہ آپ نماز پڑھائیں۔ تو آپ آگے بڑھ کر لوگوں کو نماز پڑھائیں گے اور سنت محمدی ﷺ کے مطابق امامت کرائیں گے۔

قول محقق

تتبع کتب کے بعد اندازہ ہوا کہ یہ محض ابن العربیؒ کا اپنا قول ہے۔ انہوں نے اس قول کی دلیل میں کسی روایت کو پیش نہیں فرمایا۔ صرف اس مقام سے کچھ آگے سنن ترمذی کی ایک روایت نقل کی ہے جو صحیح مسلم میں بھی موجود ہے۔ لیکن اس روایت میں کہیں بھی عصر کے وقت نزول کا ذکر نہیں ہے۔

اس موضوع پر مقدور بھر کوشش کرنے کے بعد ایسا معلوم ہوتا کہ لفظ ''عصر'' کی ''فجر'' کے ساتھ لفظی مشابہت کی وجہ سے کتابت کی غلطی سے ایسا تغیر ہوگیا ہے۔ کیونکہ بہت ساری کتب تفاسیر، کتب احادیث، شروح احادیث، کتب علم الکلام اور عربی و اردو فتاویٰ جات میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کا وقت: ''صبح کا وقت/ نماز فجر/ بوقت سحر'' مذکور ہے۔ نا کہ نماز عصر کا وقت۔ مثلاً: تفسير ابن كثير، جامع البيان للطبری، الدر المنثور، سنن ابن ماجه، مسند احمد بن حنبل، مستدرك على الصحيحين، مجمع الزوائد، تكمله فتح الملهم، الحاوي للفتاوي، الفتاوىٰ الحديثيه، فتاوى عزيزيه، جواهر الفقه، معارف الحدیث، آپ کے مسائل اور ان کا حل وغیرہ۔

علامہ ابن کثیرؒ نے تو اپنی تفسیر اور تاریخ میں نزول عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق احادیث متواترہ ذکر کرنے کے بعد ان سے اخذ کردہ فوائد ذکر کرتے ہوئے صاف لکھا ہے کہ نزول نماز فجر کے وقت ہوگا۔ ملاحظہ ہو: ''فهذه أحاديث متواترة عن رسول الله ﷺ وفيها دلالة على صفة نزوله ومكانه من أنه بالشام، بل بدمشق عند المنارة الشرقية، وأن ذلك يكون عند إقامة صلاة الصبح ...... إلخ''. (تفسیر ابن کثیر، سورۃ النساء، ١٥٥-١٥٩، ٤/ ٣٦٣)

پس یہ تمام احادیث نبی اکرم ﷺ سے تواتر کے ساتھ منقول ہیں......اوران احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی کیفیت، نازل ہونے کی جگہ پر رہنمائی ملتی ہے کہ آپ ملک شام، بلکہ (ملک شام کے شہر) دمشق کی مشرقی مینارے پر اتریں گے، اور یہ کہ یہ اترنا نماز صبح کی جماعت کھڑی ہونے کے وقت ہوگا.........................الخ۔

”وأنه ينزل على المنارة البيضاء بدمشق، وقد أقيمت صلاة الصبح، فيقول له إمام المسلمين: تقدم يا روح الله! فصل، فيقول: لا، بعضكم على بعض أمراء، تكرمة الله هذه الأمة (البداية والنهاية، قصة عيسى بن مريم، صفة عيسىٰ عليه السلام وشمائله وفضائله: ۲/۵۲٦، دار هجر للطباعة والنشر)“

اور یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مینار پر اتریں گے۔ اس وقت نماز صبح کی اقامت کہی جا چکی ہوگی تو آپ کو دیکھ کر مسلمانوں کا امام کہے گا۔ اے روح اللہ! آگے تشریف لائیے اور ہمیں نماز پڑھایئے۔ تو اس کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر یہ اعزاز ہے کہ تم میں سے بعض دوسرے بعض پر امیر ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ عصر کے وقت میں نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ماسوا مذکورہ بالا تین کتب کے کہیں کچھ نہیں ملا۔ ہر جگہ نماز فجر کے وقت کی تعیین ہی ملی۔

حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ اپنی کتاب ”توضیح المرام فی نزول مسیح علیہ السلام“ میں ایک مقام پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر قادیانیوں کی کتب سے ہی دلائل دیتے ہوئے، تیسرے حوالے (مرزا قادیانی) پر لکھتے ہیں کہ: حجج الکرامۃ، ص: ۴۱۸ میں ابن واطیلؒ وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام عصر کے وقت آسمان پر سے نازل ہوں گے۔ (تحفہ گولڑویہ، ص: ۱۸۴) اس کے بعد لکھتے ہیں کہ:

یہ تین حوالے ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے نقل کئے ہیں۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی تصریح ہے اور اپنے اقرار اور بیان سے بڑھ کر آدمی کے لئے اور کیا حجت ملزمہ ہو سکتی ہے؟۔ صحیح احادیث کے پیش نظر جن کا ذکر اسی پیش نظر کتاب میں باحوالہ ہو چکا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول عصر نہیں بلکہ بوقت صبح، صلوٰۃ صبح ہوگا۔ کما مرّ۔ (توضیح المرام فی نزول مسیح علیہ السلام، عیسائی بھی مسیح علیہ السلام کے رفع اور نزول کے قائل اور ان کی آمد کے منتظر ہیں، ص: ۲۰۷، طبع پنجم، اگست ۲۰۱۰ء، مکتبہ صفدریہ)

مذکورہ بالا تفصیل سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کا وقت ”نماز فجر“ ہی ہے اور یہی بیان کیا جائے اور لکھا جائے۔

زندگی گزارنے کے سنہری اصول

انتخاب: محمد وسیم اسلم

"حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں دنیا و آخرت کے متعلق آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "جو چاہو پوچھو" اس پر:

اس شخص نے عرض کیا:	آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
نبی ﷺ! میں سب سے بڑا عالم بننا چاہتا ہوں۔	اللہ سے ڈرتے رہو، سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔
میں لوگوں میں سب سے زیادہ امیر (غنی) بننا چاہتا ہوں۔	قناعت اختیار کرو، لوگوں میں سب سے غنی بن جاؤ گے۔
میں لوگوں میں سب سے بہتر بننا چاہتا ہوں۔	لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ چنانچہ تم بھی لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے بن جاؤ۔
میں لوگوں میں سب سے بڑا عادل بننا چاہتا ہوں۔	جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لئے پسند کرو، تو لوگوں میں سب سے بڑے عادل بن جاؤ گے۔
میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے خاص بندہ بننا چاہتا ہوں۔	اللہ کا ذکر کثرت سے کرو، اللہ کے بندوں میں سب سے خصوصی بن جاؤ گے۔
میں ان لوگوں میں ہونا پسند کرتا ہوں جو احسان کرنے والے ہیں۔	اللہ کی عبادت ایسے کرو، گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو۔ یا پھر وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔
میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان کامل ہو جائے۔	اپنے اخلاق اچھے بنالو، تمہارا ایمان کامل ہو جائے گا۔
میں اللہ کے فرمانبردار بندوں میں ہونا پسند کرتا ہوں۔	اللہ کے فرائض کو بجالاؤ۔ اللہ کے فرمانبردار بن جاؤ گے۔
میں چاہتا ہوں کہ گناہوں سے پاک ہو کر اللہ سے ملوں۔	غسل جنابت خوب صفائی سے کرو، تو روز قیامت اللہ سے اس حال میں ملو گے کہ تم پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

میں چاہتا ہوں روز قیامت مجھے نور میں اٹھایا جائے۔	کسی پر ظلم مت کرو، روز قیامت نور میں اٹھائے جاؤ گے۔
میں چاہتا ہوں میرا رب مجھ پر رحم فرمادے۔	اپنے آپ پر رحم کرو، اللہ کی مخلوق پر رحم کرو، اللہ تم پر رحم کرے گا۔
میں چاہتا ہوں میرے گناہ کم ہو جائیں۔	اللہ سے بخشش طلب کرو، تمہارے گناہ کم ہو جائیں گے۔
میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں سب سے معزز بن جاؤں۔	لوگوں کے سامنے اللہ کی شکایت ہرگز مت کرو، معزز ترین شخص بن جاؤ گے۔
میں رزق میں کشادگی چاہتا ہوں۔	ہمیشہ باوضو رہا کرو۔
میں اللہ اور اس کے رسول کا محبوب بننا چاہتا ہوں۔	جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب ہو تم بھی اس کو محبوب بناؤ، اور اللہ اور اس کا رسول جس چیز سے بغض رکھیں تم بھی اس سے بغض رکھو۔
میں اللہ کی ناراضگی سے محفوظ رہنا چاہتا ہوں۔	کسی پر غصہ مت کرو، تو اللہ کے غصے اور ناراضگی سے محفوظ رہو گے۔
میں دعاؤں کی قبولیت چاہتا ہوں۔	حرام سے بچتے رہو، مقبول دعاؤں والے بن جاؤ گے۔
میں چاہتا ہوں اللہ گواہوں کے سامنے مجھے رسوا نہ کرے۔	اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرو، تاکہ تم گواہوں کے سامنے رسوا نہ ہو۔
میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیبوں پر پردہ ڈال دے۔	اپنے بھائیوں کے عیبوں پر پردہ ڈالو، اللہ تمہارے عیبوں پر پردہ ڈال دے گا۔
کون سی چیز میرے گناہوں کو مٹانے والی ہے؟	آنسو، عاجزی اور بیماری۔
اللہ کے ہاں کون سی نیکی سب سے افضل ہے؟	اچھے اخلاق، تواضع، مصیبت پر صبر اور اللہ کے فیصلے پر رضامندی۔
اللہ کے ہاں کون سی برائی سب سے بڑی ہے؟	بداخلاقی اور ایسا بخل جس کی اطاعت کی گئی ہو۔
رحمن کے غصے کو ٹھنڈا کرنے والی چیز کیا ہے؟	چھپ کر صدقہ کرنا اور صلہ رحمی۔
دوزخ کی آگ کو بجھانے والی چیز کیا ہے؟	”روزہ“۔

(کنز العمال ج۱۶ ص۱۲۷، روایت نمبر ۴۴۱۵۴)

حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد عظیم معین

حضور سرور کائنات جناب نبی کریم ﷺ کے دنیا سے رحلت فرما جانے کے بعد جس مسئلہ پر امت مسلمہ کا شدومد سے اتفاق واتحاد رہا اور جس سے اختلاف کرنے والے کے بارے میں کسی قسم کی رورعایت نہ برتی گئی۔ وہ مسئلہ ختم نبوت ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہوں یا تابعینؒ وتبع تابعینؒ یا بعد کے فقہاء ومحدثینؒ، اولیائے کرامؒ ہوں یا صوفیاء حضراتؒ، سب نے اس عقیدے کے تحفظ کی خاطر کسی بھی قسم کی قربانی دینے سے دریغ نہ کیا۔ ہر زمانے میں کسی نہ کسی صورت میں کوئی بھی فتنہ ختم نبوت کے عقیدے پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے رونما ہوتا تو اس زمانے کے اہل حق علمائے کرام اس فتنہ کے سامنے سد سکندری کی دیوار کی طرح حائل ہوجاتے۔ اخیر زمانے میں فتنہ مرزا غلام احمد قادیانی اٹھا تو وقت کے تمام علماء واہل فکر ودانش اس کے خلاف متحد ہوئے اور انہوں نے اپنی کوششوں سے اس فتنے کی سرکوبی کی۔ جس پر مہر بند کام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کی قیادت میں ۱۹۷۴ء میں ہوا اور پاکستان میں سرکاری طور پر بذریعہ آئین پاکستان عدالت قادیانی مرزائیوں اور لاہوریوں کو کافر قرار دیا گیا۔

حضرت اقدس بانی جامعہ معہد الخلیل الاسلامی حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ بھی حضرت بنوریؒ کے ان ہونہار شاگردوں میں سے تھے جو ۱۹۷۴ء میں حضرت بنوریؒ کی سربراہی میں اس تحریک میں ایک سپاہی کی حیثیت سے حضرت کے ساتھ تھے۔ حضرت مولانا یحییٰ مدنیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس زمانے میں ہمارا کام یہی ہوتا تھا کہ صبح میں حضرت بنوریؒ کا سبق پڑھتے تھے (اس وقت حضرت بنوری ٹاؤن کے دورۂ حدیث میں تھے) اور شام کو محلوں، کوچوں کی مساجد میں ہر نماز کے بعد کھڑے ہو کر ختم نبوت پر بیان شروع کر دیتے تھے۔ اس طرح طلبہ کی جماعتوں نے پوری پاکستانی قوم کو مرزائیوں کے خلاف ایک صف میں لا کھڑا کیا تھا۔

حضرت کے مزاج پر علم وتصوف کا غلبہ تھا۔ اس لئے مدرسے میں کسی بھی طالب علم کو کسی تحریک کا حصہ بننے کی اجازت نہ ہوا کرتی تھی۔ حتیٰ کہ داخلہ فارم پر طلبہ سے اس بات پر دستخط لئے جاتے تھے کہ اس کا کسی قسم کی تنظیم، تحریک وغیرہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا اور اگر اس کا تعلق ثابت ہوا تو اس کا مدرسہ میں داخلہ منسوخ ہوگا۔ لیکن اس کے باوجود بارہا اپنے بیانات میں فرمایا کرتے تھے کہ: ’’میرا مزاج حضرت بنوریؒ کے مطابق ہے کہ ختم نبوت اور تبلیغ میں حصہ لینے کو تعلیم کا حرج خیال نہیں کرتا۔‘‘ یہی نہیں بلکہ بعض مواقع پر حضرت ختم نبوت کے اکابرین کو کراچی آمد پر جامعہ میں ضرور دعوت دیا کرتے تھے۔ اس سلسلے میں ختم نبوت کے حوالے

سے تقریباً تمام ہی بڑی شخصیات کی مدرسہ میں وقتاً فوقتاً آمد رہی اور ایک موقع پر حضرت مولانا اللہ وسایا کی آمد پر تین روزہ ختم نبوت کورس بھی کرایا۔ جس میں تمام اساتذہ وطلبہ کی شرکت کو لازمی قرار دیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں: ''حضرت مولانا یحییٰ مدنیؒ مجلس ختم نبوت اور اس کے اکابر کارکنان سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ آپ کو جب بھی اور کسی جگہ بھی جماعت کے پروگرام کے لئے دعوت دی جاتی تو آپ بہت خوشی سے وہ دعوت قبول فرماتے اور باوجود بزرگی اور پیرانہ سالی کے اس پروگرام میں ضرور شریک ہوتے۔ تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے موقع پر آپ دفتر ختم نبوت نمائش چورنگی پر تشریف لائے اور اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے جو ایک ٹرک پر بنایا گیا تھا۔ ہم حضرت کو دیکھ کر حیران ہوگئے کہ حضرت کے اندر اتنا جذبہ کہ جوانوں کی طرح آپ یہاں پہنچ گئے اور پھر آخر میں آپ نے رقت آمیز دعا کرائی۔''

حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مدنیؒ کے تعزیتی مضمون میں تحریر فرماتے ہیں: ''۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں کراچی سے ٹرین کے ذریعہ جو وفد ۲۶ راپریل کی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس راولپنڈی میں شرکت کے لئے روانہ ہوا مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ اس وفد کے امیر تھے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، مولانا مفتی احمد الرحمنؒ، مولانا مفتی نظام الدینؒ، مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ کے بعد قدرت نے آپ کو کراچی میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا منادی بنادیا۔ آپ نے ختم نبوت کانفرنس شاہی مسجد لاہور، ختم نبوت کانفرنس چناب نگر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے اجلاس میں بارہا شرکت فرمائی۔ مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ کے بعد آپ کراچی مجلس کے سرپرست چنے گئے۔

ایک سال ختم نبوت کانفرنس چناب نگر حج سے کچھ ہفتے پہلے منعقد ہوئی۔ آپ کانفرنس میں آغاز سے قبل تشریف لائے اور اختتام پر تشریف لے گئے۔ آپ نے بیان بھی فرمایا۔ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے بیسیوں حفظ وکتب کے وفاقی طلباء کو آپ نے اپنے ہاتھوں سے سندیں دیں۔ اس دوران آپ کی طبیعت پر بے نفسی ومحبت کا ایسا غلبہ ہوا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری سے فرمایا کہ آپ مدرسہ ختم نبوت کے طلباء میں میرا نام بھی شامل کریں۔ رجسٹر داخلہ میں میرا نام ضرور درج کریں۔ مولانا عزیز الرحمن جالندھری پر رقت طاری ہوگئی کہ حضرت آپ کیا فرماتے ہیں؟ اس وقت تو آپ کو شیخ الکل اور رأس المال کا درجہ حاصل ہے۔ لیکن آپ کا اصرار اس حد تک بڑھا کہ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے مدرسہ کے صدر المدرسین مولانا غلام رسول دین پوری کو تعمیل ارشاد کے لئے بھی فرمایا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا محمد یحییٰ مدنیؒ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور قیامت میں ہم سب کا حشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ختم الرسل وخاتم الانبیاء محمد ﷺ کی جماعت میں فرمائیں۔ آمین!

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اللہ وسایا

حضرت مولانا محمد صدیق صاحبؒ ۱۸ر فروری بروز جمعرات کو نشتر ہسپتال ملتان میں انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون! جامعہ خیرالمدارس ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صدیق صاحب ۱۹۲۶ء میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے گاؤں اگی میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۰ء میں اسی گاؤں کے سرکاری سکول سے مڈل کا امتحان پاس کیا۔ مولانا عبدالمجید مظاہریؒ سے اپنے گاؤں میں دینی تعلیم حاصل کی اور ۱۹۴۳ء میں خیرالمدارس جالندھر انڈیا میں مزید تعلیم کے لئے داخلہ لیا۔ قیام پاکستان کے بعد جامعہ خیرالمدارس ملتان سے حدیث کی تعلیم حاصل کی۔ آپ حضرت مولانا خیرمحمد جالندھریؒ کے شاگرد تھے۔ حضرت الاستاذ نے آپ کو خیرالمدارس میں پڑھانے کے لئے حکم دیا۔ زہے نصیب ۱۹۴۴ء میں خیرالمدارس داخل ہوئے اور ۲۰۱۶ء میں یہاں سے آپ کا سفر آخرت ہوا۔ قریباً پون صدی آپ خیرالمدارس سے وابستہ رہے اور یہ وابستگی طالب علم سے شیخ الحدیث کے مناصب کو محیط ہے۔ اس سے بہتر ''یک در گیر و محکم گیر'' کی اور کیا عمدہ مثال ہوگی۔

مولانا محمد صدیق صاحبؒ کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی رہنما اور تیسرے امیر مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے اپنا نسبتی بیٹا بنایا۔ مولانا محمد صدیقؒ اپنی انہیں نسبتوں کے باعث مجلس تحفظ ختم نبوت کے مشیر، غائبانہ دعاگو اور خیرخواہ تھے۔ آپ کے شاگردوں کی ایک جماعت مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین میں شامل ہے۔ مولانا محمد صدیقؒ صرف جامعہ خیرالمدارس کو ہی نہیں بلکہ مجلس تحفظ ختم نبوت، وفاق المدارس، خاندان کے جملہ افراد، تمام شاگردوں اور ہزاروں عقیدت مندوں کو سوگوار کر کے منظور آباد قبرستان میں دیگر علمائے کرام کے قرب میں سپرد خاک ہوئے۔ آپ کی نماز جنازہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ نے پڑھائی۔ نماز جنازہ قلعہ کہنہ قاسم باغ کے سٹیڈیم میں ادا کی گئی۔ بلاشبہ جنازہ میں ہزاروں افراد کی شرکت نے ملتان میں تاریخی جنازہ کا منظر پیش کیا۔

دعا ہے حق تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

مولانا قاری اللہ بخش انور رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

محکمہ اوقاف بہاولپور کے ڈسٹرکٹ خطیب ۲۱ر فروری کو بہاولپور میں انتقال فرماگئے۔ آپ جامعہ باب العلوم کہروڑپکا کے فاضل اور خوش الحان خطیب تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مرکزی عیدگاہ میں ادا کی گئی۔ جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

مولانا محمد افضل رحمۃ اللہ علیہ

اویس احمد فاروقی

مولانا محمد افضل خلیفہ مجاز حضرت مولانا نفیس الحسینی شاہؒ ۵ فروری ۲۰۱۶ کو چیانوالی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں انتقال کرگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ! مولانا محمد افضل ۱۹۴۵ء میں حکیم مولانا محمد عنایت اللہؒ کے ہاں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سے ہی حاصل کی۔ دریا خان، قصور میں تعلیمی منازل طے کرنے کے بعد مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا مفتی حسنؒ بانی جامعہ اشرفیہ لاہور جیسے بزرگوں سے فیض حاصل کرنے کے لئے جامعہ اشرفیہ تشریف لے گئے۔ سند فراغت حاصل کی۔ دورہ تفسیر مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی میں مفسر قرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان سے پڑھا۔ چیانوالی اور گردونواح قادیانیت، مسیحیت، منکرین حدیث، اہل قرآن جیسے باطل فتنوں کی زد میں تھے۔ آپ نے چیانوالی میں ایک مدرسہ جامعہ عبیدیہ تبلیغ الاسلام کی بنیاد رکھ کران باطل فتنوں کے خلاف علم جہاد کو بلند کیا۔

حضرت مولانا نفیس الحسینی شاہؒ کی منشاء اور حکم پر حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا چیانوالی میں موجود آبائی گھر خرید کر وہاں مسجد قائم کی۔ قادیانیت، مسیحیت، منکرین حدیث، اہل قرآن جیسے باطل فتنوں کے خلاف کام کرنے کی وجہ سے بعض دفعہ سخت حالات بھی آئے۔ مگر آپ نے ہمیشہ صبر واستقامت کے ساتھ حق کا ساتھ دیا۔ لیکن دین محمدی ﷺ پر کوئی آنچ نہیں آنے دی۔ آپ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد ۵ فروری ۲۰۱۶ کو انتقال کرگئے۔ آپ کا جنازہ علامہ حکیم عبدالواحد سیالکوٹی نے پڑھایا۔ جنازہ میں سیالکوٹ، پسرور، ڈسکہ، نارووال، گوجرانولہ، کے علماء، خطباء، تاجروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کے ایک وفد نے مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ سیالکوٹ کی سربراہی میں آپ کے بیٹوں اور بھائی سے دلی دکھ کا اظہار فرمایا اور آپ کی دینی خدمات کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا۔

جناب سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ شاہ بھی چل بسے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ناظم اطلاعات سید احمد حسین زید کے والد گرامی جناب سید محمد یوسف شاہ دل کے عارضے سے طویل علالت کے بعد گذشتہ دنوں ۱۸ر جنوری ۲۰۱۶ء کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں تعینات فرمائے۔ نماز جنازہ مولانا زاہد الراشدی نے پڑھائی۔ نمازہ جنازہ میں مجلس گوجرانوالہ کے امیر مولانا محمد اشرف، مولانا ایوب صفدر طوفانی، مولانا محمد عارف شامی، حافظ گلزار آزاد، بابر رضوان باجوہ ودیگر علماء نے شرکت کی۔

ختم نبوت

قسط نمبر:3

مولانا مفتی محمد شفیع ؒ

حضرت جبیرؓ بن مطعم روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر ہوں یعنی میرے بعد ہی قیامت آئے گی اور حشر برپا ہوگا۔ (یعنی کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ آئے گا) اور میں عاقب ہوں اور عاقب اس شخص کو کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔'' (بخاری، مسلم اور ابونعیم نے روایت کیا)

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''تم میرے ساتھ ایسے ہو، جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھے۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔'' بخاری اور مسلم نے غزوۂ تبوک کے باب میں یہ حدیث روایت کی۔ مسلم کی روایت میں اتنی بات اور زیادہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک جہاد میں حضرت علیؓ کو ساتھ نہیں لیا بلکہ گھر پر چھوڑ دیا۔ حضرت علیؓ نے (بطور نیازمندانہ شکایت) عرض کیا: ''آپ نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا۔''

آپ ﷺ نے (ان کی تسلی کے لئے) ارشاد فرمایا: ''کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے ساتھ ایسے ہو جاؤ جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ؟ (یعنی جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر تشریف لے جاتے وقت ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل میں اپنا نائب بنا کر چھوڑ گئے تھے۔ اسی طرح تم اس وقت میرے نائب تھے) لیکن میرے بعد نبوت نہیں۔'' (اس لئے تمہارا مرتبہ اگرچہ ہارون علیہ السلام کا سا ہے، مگر تم کو نبوت حاصل نہیں) اور مسلم کی ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: ''الا انک لست نبیا'' ﴿مگر تم نبی نہیں ہو۔﴾ حضرت ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دو جماعتوں میں جنگ عظیم رونما ہو۔ حال آں کہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہو اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ تقریباً تیس دجال کاذب دنیا میں نہ آ چکیں۔ جن میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔'' (بخاری، مسلم اور احمد نے روایت کیا)

حضرت ثوبانؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ جن میں سے ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حال آں کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔'' (مسلم نے روایت کیا)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی۔

اوّل...... یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے۔

دوم...... یہ کہ رعب سے میری مدد کی گئی۔ (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر انہیں مغلوب کر دیتا ہے)

سوم...... میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ مال غنیمت ان کے لئے حلال نہ تھا۔ بلکہ آسمان سے ایک آگ نازل ہوتی تھی جو تمام مال غنیمت کو جلا کر خاک سیاہ کر دیتی تھی اور یہی جہاد کی مقبولیت کی علامت سمجھی جاتی تھی)

چہارم...... میرے لئے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ (بخلاف امم سابقہ کے کہ ان کی نماز صرف مسجدوں ہی میں ہوسکتی تھی) اور زمین کی مٹی میرے لئے پاک کرنے والی چیز بنادی گئی۔ (یعنی بہ وقت ضرورت تیمم جائز کیا گیا جو پہلی امتوں کے لئے جائز نہ تھا)

پنجم...... میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (بخلاف انبیائے سابقین کے کہ وہ خاص خاص قوموں کی طرف کسی خاص اقلیم میں ایک محدود زمانے کے لئے مبعوث ہوتے تھے)

ششم...... مجھ پر تمام انبیاء ختم کر دیئے گئے۔'' (مسلم نے روایت کیا)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مرض وفات میں دروازے کا پردہ کھولا۔ آپ ﷺ کا سر مبارک مرض کی وجہ سے بندھا ہوا تھا۔ ادھر لوگ صدیق اکبرؓ کے پیچھے صفیں باندھے کھڑے تھے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نبوت میں کوئی جزو باقی نہیں رہا۔ مگر وہ اچھا خواب جو مسلمان دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی اور دیکھے۔'' (مسلم اور نسائی نے روایت کیا)

عجیب تاویلات

ختم نبوت کے منکرین قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کی ان صراحتوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے عجیب وغریب تاویلات کا سہارا لیتے ہیں اور قرآن وحدیث میں تحریف کرتے ہیں۔ مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی بننے کے شوق میں آیت خاتم النّبیین کے معنی یہ بیان کئے ہیں: ''آپ ﷺ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ ﷺ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔'' اور یہ کہ ''ایک وہی ہے جس کی مہر سے ایسی نبوت مل سکتی ہے۔'' یہ مفہوم نہ صرف عربی زبان اور محاورے کی رو سے سراسر غلط ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسی کو نبی بنانا آنحضرت ﷺ کے اختیار میں ہے۔ جس پر چاہیں نبوت کی مہر لگادیں۔ حالانکہ رسول اور نبی کا تقرر صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ علاوہ ازیں اس تحریف کے نتیجے میں نبوت ایک

اکتسابی چیز بن جاتی ہے۔ قرآن کی رو سے یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ نبوت حاصل کرنا کسی کے اختیار میں نہیں۔

اگر اس نوایجاد تفسیر کو مان لیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس امت میں جتنے زیادہ نبی آئیں اتنا ہی حضور ﷺ کا کمال ظاہر ہوگا۔ لیکن تحریف کرنے والے کو بھی تیرہ سو برس میں اپنے سوا اور کوئی اس طریقے سے نبی بنتا نظر نہیں آیا۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جس ہستی کو، بقول مرزا قادیانی اللہ نے ''نبی تراش'' بنایا اس کی روحانی توجہ ایک لاکھ سے زائد صحابہ میں سے تو کسی کو نبی بنا نہ سکی۔ ان کے بعد خیر القرون میں بھی کسی کو یہ سعادت نصیب نہ ہوسکی اور نعوذ باللہ چودھویں صدی میں آ کر بس ایک مرزا قادیانی پیدا ہوئے تو اس اعزاز کے اہل ٹھہرے۔ قرآن پاک کی تحریف اور رسول کریم ﷺ کی توہین اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک!

آیت خاتم النبیین کی قادیانی تحریف کا ایک اور رخ مرزا غلام احمد کے اشتہار ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں یوں بیان ہوا ہے: ''لیکن اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پالیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرے کا انعکاس ہوگیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد ہے۔ گو ظلی طور پر۔ باوجود اس شخص کے دعوے نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے۔ پھر بھی سیدنا محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔''

ظل و بروز کی یہ کہانی شاید ہندوؤں کے عقیدۂ تناسخ و حلول سے اخذ کی گئی ہے۔ قرآن و حدیث میں اس کی کہیں شہادت نہیں ملتی اور اگر یہ صحیح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے کامل اتباع سے کوئی شخص عین محمد مصطفی ﷺ بن جاتا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر ابتدائے اسلام سے مرزا غلام احمد کی پیدائش تک کسی اور کو یہ کامل اتباع کیوں نصیب نہیں ہوا؟ صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ، عثمان غنیؓ، علی مرتضیٰؓ خیر الخلائق بعد الانبیاء کے مصداق ہیں اور حدیث میں ''لو کان بعدی نبی لکان عمر'' وغیرہ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں تو کیا یہ حضرات بھی ظلی طور پر محمد مصطفی ﷺ بن گئے تھے؟ جاری ہے!

مرزا قادیانی کی ناگہانی موت

قاضی محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ

مرزا غلام احمد قادیانی مہدویت ومسیحیت اور نبوت ورسالت کے دعویدار اپنی آرام گاہ قادیان انڈیا سے نکل کر شہر لاہور میں اقامت پذیر تھے اور بڑے زور وشور سے لیکچروں اور وعظوں کے جلسے منا رہے تھے۔ یکا یک ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز سہ شنبہ مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر دن کے دس بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے۔

لاہور سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں کہ پانچ بجے مرزا قادیانی کا جنازہ پولیس کی حفاظت میں لاہور ریلوے اسٹیشن پر پہنچایا گیا۔ اس وقت صرف پچیس تیس آدمی جنازے کے ساتھ تھے۔ مرزا قادیانی کی نعش قادیان پہنچائی گئی۔ اللہ اکبر! اس واقعہ عبرت افزاء سے دنیا ناپائیدار کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔ مرزا قادیانی تو بس دہن سے اپنی لن ترانیوں میں لگے ہوئے تھے۔ علمائے دنیا کو گھور رہے تھے اور ان کو موت کی دھمکیاں دے رہے تھے کہ ناگاہ اجل نے ان کو خود ہی آدبوچا:

ما درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال
کارے کہ خدا کند فلک راچہ مجال

آن کی آن میں کام تمام ہو گیا۔ مرزا قادیانی کی موت کا عبرتناک نظارہ اس قابل تھا کہ اہل بصیرت اس کی طرف آنکھ کھول کر دیکھیں۔ وہ انسان جو بہت بڑے بڑے دعاوی (رسالت ونبوت بلکہ الوہیت) کا مدعی تھا۔ جو کہتا تھا کہ خدا نے مجھے پکار کر کہہ دیا ہے کہ: انا معک فی کل موطن (بدر ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء) یعنی میں (خدا) ہر موقع میں تیرے ساتھ ہوں۔

ایسی بے کسی اور بے بسی کی حالت میں جان دے کر اپنے ان تمام الہامات کو جھوٹا کر کے اگلے جہاں کو چل دیا۔ نہ تو الہام کنندہ نے رد تقدیر کیا، نہ حاذق، حکیم اور ڈاکٹر کچھ مدد کر سکے، نہ شان مسیحیت نے ہی کچھ شفا بخشی، نہ کئی لاکھ مرید اس اڑے وقت میں کچھ حمایت کر سکے۔ آخر موت کا پیالہ پینا پڑا۔ موت بھی وہ جس کی نسبت آپ مدتوں سے الہام سنا رہے تھے کہ ایسی بیماروں سے میں نے بالکل محفوظ رہنا ہے۔ کیونکہ ایسی موت کسی نبی، صدیق یا ولی کے پاس تک نہیں آسکتی۔ (دیکھو بدر ۲۶ مئی ۱۹۰۷ء)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی بڑی تحدی سے پیشگوئیاں کر رہے اور الہامات سنا رہے تھے کہ جب تک میرے تمام دشمن میری آنکھو کے سامنے مر نہ جائیں میں نہیں مروں گا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم نے ۲ جولائی ۱۹۰۷ء کو پیشگوئی کی تھی کہ مرزا غلام قادیانی چودہ ماہ تک مرجائے گا اور مرزا قادیانی نے اشتہار تبصرہ میں کھلے طور پر اعلان کر دیا تھا کہ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ بلکہ اس کے برعکس عبدالحکیم نے ہماری آنکھوں کے سامنے مرنا ہے اور ہماری عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔ لیکن یہ ساری باتیں اٹکل پچو تھیں، من جانب اللہ نہ تھیں۔ سب بے کار گئیں۔ جیسا کہ عبدالحکیم نے الٰہی تفہیم سے پیشگوئی کی تھی وہ حرف بحرف پوری ہو کر لکل فرعون موسیٰ کے مضمون کو ثابت کر گئی اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی من جانب اللہ ہونے پر قہر ہوگئی۔ جاء الحق وزهق الباطل، ان الباطل کان زھوقا!

مرزا قادیانی ہر چند اپنی زندگی میں اس بات کے مدعی تھے کہ وہ (مرزا) دین اسلام کی حمایت اور مخالف ادیان کے قلع قمع کے لئے مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن دین اسلام کو اس (مرزا) کے وجود مسعود سے کچھ فائدہ نہ پہنچا۔ مخالف ادیان کے لوگوں کو اسلام سے مشرف کرنا تو بجائے خود رہا، مرزا قادیانی نے کروڑہا مسلمانان روئے زمین کو جو اس (مرزا) کی رسالت کا کلمہ نہ پڑھیں اسلام سے خارج کر دیا اور کافر کہہ دیا۔

اس بات پر تفرقہ ایسا پھیلایا کہ بھائی کو بھائی سے، باپ کو بیٹا سے الگ کر دیا۔ اپنی جماعت کے آدمیوں کو مسجدوں میں جا کر باقی مسلمانوں کے ساتھ جماعت نماز میں شامل ہونے سے روکا۔ بلکہ ایک دوسرے کو السلام علیک کہنے سے بھی روک دیا۔ حج وزکوٰۃ کی ادائیگی آپ کے ملنے والوں سے قطعی چھوٹ گئی۔ نماز میں تخفیف، دو تین کوس جانے سے قصر نماز اور افطار روزہ کی اجازت عام تھی۔ ذکر واذکار، مجاہدات وریاضت اور کثرت عبادت کے تمام طریقے جو سلف صالحین میں زمانہ نبوت سے شروع ہو کر آج تک چلے آتے تھے بدعت وضلالت میں داخل ہونے کا حکم دیا گیا تھا۔

فخر و تعلی کا یہ حال تھا کہ خود کو حضرت علیؓ اور امام حسنؓ وحسینؓ سے افضل سمجھتے تھے۔ عموماً مرزائی اخبارات میں ایسے کلمات اس (مرزا) کی طرف سے ہمیشہ شائع ہوا کرتے تھے کہ ایک تم میں ہے جو حسین سے بہتر ہے۔ اور یہ کہ: ”صد حسین ست درگریبانم“

حالانکہ آج تک امت محمدیہ سے کسی بزرگ اسلام کو ایسا کہنے کی جرأت نہ ہوئی تھی۔ یہاں تک ہی بس نہ تھی بلکہ حضرت عیسیٰ سے بھی افضلیت کا ادعا تھا اور پکار کر کہتے تھے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

مرزا قادیانی کے دعاوی شرک جلی سے اجلی تک پہنچ چکے تھے اور کہتے تھے کہ زمین وآسمان میرے تابع ایسے ہیں جیسے خدا کے تابع۔ اور یہ کہ میں خدا سے ہوں اور خدا مجھ سے اور میں خدا کی اولاد کے جا بجا ہوں۔ وقس علیٰ ذلک۔ حالانکہ قرآن کریم نے ایسی باتوں کی بزور تردید کر دی ہوئی تھی۔ غیر جیسے دعاوی

زبردست تھے ایسا ہی مرزا قادیانی کا خاتمہ بھی نرالے طور پر ہوا۔ دارالامن (قادیان) سے جلاوطن ہوکر دار غربت لاہور میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

ہیضہ کی موت (جس کو خود کتے کی موت سے تعبیر کیا کرتے تھے) سے مرنا، ڈاکٹروں حکیموں کی تدابیر کا خاک میں مل جانا، علماء کرام کا بار بار دعوت مناظرہ دینا، پانچ ہزار روپیہ بھی پیش کرنا، مرزا کا میدان میں نہ نکلنا، حضرت صوفی سید جماعت علی شاہؒ کا ۲۲ مئی کو ہزارہا آدمیوں کے روبرو شاہی مسجد میں پیشگوئی کرنا کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب الٰہی سے ہلاک ہوگا۔ اس کے بعد چار دن کو تمام مخالف علماء کی موجودگی پر ہی یوں ناگہانی مہلک اور عذاب دہ بیماری میں مبتلا ہوکر مرجانا۔ یہ سب ایسے واقعات ہیں جو مرنے والے کے خلاف زبردست اس امر کو پیش کررہے ہیں کہ وہ مفتری علی اللہ تھا۔ اس نے دانستہ خدا پر جھوٹ باندھا۔ اس کی سزا میں یہ واقعات اس کو پیش آئے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار!

مرزا قادیانی کے وہ وعدے اب کہاں ہیں کہ محمدی بیگم ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔ کیونکہ میرا اور اس کا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ یہ ایسی اٹل پیشگوئی ہے کہ زمین و آسمان ٹل جائیں پر یہ نہ ٹلے گی۔ مولوی محمد حسین ضرور ضرور میری زندگی میں میرا مرید بن جائے گا۔ مولوی ثناء اللہ جو میرے خلاف لکھا کرتا ہے میری زندگی میں مرجائے گا وغیرہ وغیرہ۔

مرنے والا تو اب ان تمام باتوں کے جواب ہی سے عاجز ہوکر لحد میں جا سویا ہے۔ کیا اس کا کوئی حواری اب جواب دینے کی جرأت کرسکتا ہے؟ ہمارے خیال میں جواب دینا تو قیامت تک بھی محال ہے۔ اب مرزائی دوستوں سے ہم باادب کہتے ہیں اب سوچ کی نماز مصلّٰی اٹھایئے دیر کرنے کا اب موقع نہیں مرزائی دعاوی سے تائب ہوکر جلدی اسلام قدیم کا دامن پکڑلیں۔ والحق احق بالاتباع۔

قبول اسلام

☆......محترم جناب محسن محمد یعقوب بٹ کی کوششوں سے جناب شیر مسیح ولد خان مسیح نے ۱۰ر فروری بروز بدھ بوقت ۳ بجے دن دفتر ختم نبوت واقع اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ میں حاضر ہوکر مبلغ ختم نبوت مولانا محمد عارف شامی کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔ جس پر شیر مسیح کا اسلامی نام شیر محمد رکھ دیا گیا۔ دعا کی گئی اللہ تعالیٰ استقامت فی الدین عطاء فرمائیں۔ آمین!

☆......۱۹ر فروری بروز جمعۃ المبارک عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا مختار احمد نے بخاری مسجد کنری میں خطاب کیا اور نماز کے بعد ایک نوجوان قبول اسلام کے لئے آیا۔ بخاری مسجد کے خطیب مولانا محمد امان اللہ نے کلمہ پڑھایا اور دین کے ارکان بتائے۔ اس کے بعد ساتھیوں نے مبارک باد دی۔ اس کا پرانا نام جام تھا، اسلامی نام عبدالرحمن رکھا۔ پھر اس کے لئے دین پر قائم رہنے کی دعا کی۔

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے ...... ادارہ

تنویر النبراس علیٰ من انکر تحذیر الناس:

قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کی شہرہ آفاق کتاب ’’تحذیر الناس‘‘ پر مصنف علامؒ کی زندگی میں بدایونی کے ایک عالم دین نے نقد کیا تھا جس کا جواب مولانا محمد قاسم نانوتوی نے ’’تنویر النبراس علیٰ من انکر تحذیر الناس ‘‘ کے نام پر تحریر فرمایا تھا۔ یہ قلمی نسخہ تھا جس کی نشان دہی کاندھلہ کے محقق عالم دین مولانا نور الحسن راشد نے فرمائی۔ مولانا حافظ محمد اسحق صاحب نے ان مخطوطوں کے متعدد نسخے حاصل کئے۔ پھر کمال ہمت کے ساتھ ان کی تبییض کی اور پھر ان کو دو سو چالیس صفحات کی کتاب میں شائع کر کے احسان عظیم فرمایا۔ ’’تحذیر الناس‘‘ پر اعتراضات کے جوابات میں خود حضرت نانوتویؒ کی کتاب ’’مناظرہ عجیبہ‘‘ اور اب ’’تنویر النبراس‘‘ دونوں اشاعت پذیر ہوگئی ہیں۔ مؤخر الذکر کی اشاعت کے ساتھ ’’ختم نبوت اور صاحب تحذیر الناس‘‘ کے نام سے ایک رسالہ مولانا سیف الرحمٰن گوجرانوالہ کا بھی شامل اشاعت ہے۔ مناظرہ عجیبہ لاہور سے اور تنویر النبراس مولانا حافظ محمد اسحق مدرس مرکز اہل سنت والجماعت چک نمبر ۸۷ جنوبی لاہور روڈ سرگودھا (03003166018) سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

شرح مسلم شریف (ج۶، ۷):

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حقانی مدظلہ، بانی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد براستہ نوشہرہ صوبہ خیبر پختونخواہ نے صحیح مسلم شریف کی شرح اردو زبان میں قلم بند کرنے کا اہتمام فرمایا۔ حق تعالیٰ شانہ کی عنایت کردہ توفیق سے اس وقت سات جلدیں مکمل شائع ہوگئی ہیں۔ قارئین لولاک پہلی پانچ جلدوں پر تبصرہ ملاحظہ فرماچکے ہیں۔ اب آج کی مجلس میں ج۶، ۷ کے متعلق نوٹ فرمائیں کہ جلد ششم چھ صد صفحات پر مشتمل ہے۔ ’’کتاب الایمان‘‘ کے ۱۹؍ابواب، ۱۲۲؍احادیث کی مفصل وجامع توضیح وتشریح اور ۶۵ رواۃ مسلم کے انتہائی جامع تذکرہ پر مشتمل یہ جلد ہے۔ قیمت چھ صد روپیہ ہے۔ اسی طرح شرح صحیح مسلم جلد نمبر ۷ بھی قریباً چھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس میں ’’کتاب الطہارۃ‘‘ کے ۳۷؍ابواب، ۷۹؍احادیث مبارکہ اور ۶۲ رواۃ حدیث پر خانہ فرسائی کی گئی ہے۔ جس انداز سے مولانا حقانی صاحب نے شرح صحیح پر کام کا بیڑہ اٹھایا ہے اور جس کامیابی کے ساتھ سوئے منزل بمنزل رواں دواں ہیں یہ ان کے کام کی عنداللہ مقبولیت کی دلیل ہے۔ دل گواہی دیتا ہے کہ فتح الملہم کی طرح یہ شرح مسلم شریف بھی علماء دیوبند کی خدمات جلیلہ کا مینارہ نور ثابت ہوگی۔

تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل (جلد دوم): ترتیب وتبویب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی: صفحات:۴۰۰: قیمت:۴۰۰صدروپے: ناشر: قاضی احسان احمد اکیڈمی مدرسہ تعلیم القرآن صدیقیہ صدیق آباد، جلال پور پیروالا روڈ بستی مخو شجاع آباد!

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد ہیں جو عرصہ چالیس سال سے عقیدہ ختم نبوت کی چوکیداری کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ مولانا اگر ایک طرف ہر سال سینکڑوں علماء کرام، طلباء عظام اور عوام الناس میں ہزاروں لوگوں کو قادنیت کے دجل وفریب سے آگاہ کرتے ہیں تو دوسری طرف آپ فن تحریر سے بھی غافل نہیں۔ آپ نے ختم نبوت کے حوالے سے کئی ایک کتابیں مرتب کیں۔ آپ کی نوآموز ترتیب شدہ کتاب پیش نظر ہے۔ یہ کتاب چار ابواب کا مجموعہ ہے۔ جو پہلا باب مرزا قادیانی کا تعارف ودعاوی، دوسرا باب مرزا بشیر الدین اقتدار کی گدی پر، تیسرا باب دارالعلوم دیوبند اور عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور چوتھا باب شخصیات تعارف وخدمات پر مشتمل ہے۔ چوتھے باب میں مولانا احمد حسن امروہیؒ، علامہ رحمت اللہ کیرانویؒ، شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ، علامہ محمد اقبالؒ، پروفیسر محمد الیاس برنیؒ ایسے کئی حضرات کی ختم نبوت کے سلسلہ میں خدمات کو قلم بند کیا گیا ہے۔ نیز زیر تبصرہ کتاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفاتر سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

نورالابصار اردو شرح نورالانوار (بحث سنت واجماع): ترتیب: مولانا منیر احمد ریحان: قیمت: درج نہیں: ملنے کا پتہ: مکتبہ الجنۃ جامع مسجد تالاب والی چوک بخاری کہروڑپکا وادارہ تالیفات ختم نبوت اردو بازار لاہور!

مذکورہ بالا کتاب (نورالابصار) وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں داخل اصول فقہ کی ایک کتاب نورالانوار کی شرح ہے۔ جو کہ درجہ رابعہ میں پڑھائی جاتی ہے۔ اصول فقہ کی یہ کتاب ''نورالانوار'' اہمیت کی حامل ہے۔ جس کو حل کرنا متوسط اور ضعیف الاستعداد طلباء کے لئے خاصا دشوار ہے۔ کئی علماء نے اردو شروحات مرتب کی ہیں مگر اکثر شروحات کا دائرہ ''کتاب اللہ'' کے حصہ کے گرد ہی گھومتا ہے۔ ''سنت اور اجماع'' پر بہت کم شروحات میسر ہیں۔ اس لئے اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جامعہ باب العلوم کے ہونہار استاذ مولانا منیر احمد ریحان نے اپنے دروس کو کتاب کی طرز پر مرتب کیا ہے۔ اس کتاب میں مکمل عبارت پر اعراب، آسان ترجمہ اور عام فہم تشریح کی گئی ہے۔ مذکورہ شرح اس لئے بھی خصوصیت کی حامل ہے کہ وفاق المدارس نے ''نورالانوار'' کا کچھ حصہ بنات کے نصاب میں شامل کیا ہے۔ اس لئے شعبہ بنات میں شرح کی ضرورت کی تکمیل بھی اس شرح سے ہوجاتی ہے۔ رابطہ نمبر:0300-6805717!

سرائے صالح کے درآبدار قاضی فہیم احمد قریشی: ترتیب: جناب اورنگزیب اعوان: صفحات: ۱۵۴: قیمت: ۲۵۰ روپے: ملنے کا پتہ: ادارہ تالیفات اسلامیہ گجر موہڑہ رنگیلا روڈ ہری پور ہزارہ خیبر پختونخواہ!

جناب اورنگزیب اعوان نے اپنے دوست جناب قاضی فہیم احمد قریشی کے سوانح وافکار کو جمع کیا ہے۔ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ قاضی فہیم احمد کتاب دوست تھے اور انہوں نے ذاتی لائبریری میں خاصی کتب جمع کر رکھی تھیں۔ مختلف دوستوں کے مضامین وتاثرات جمع کر کے خوبصورت ٹائٹل سے یہ کتاب اچھی کاوش ہے۔ تاریخ وسوانح سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہے۔

پاکیزہ درخت: کلمہ توحید کی بہترین تشریح اور مفہوم قرآن کی روشنی میں۔ مولانا قاری عبدالحق صاحب رشیدی کتاب کے مصنف ہیں۔ جامعہ علی المرتضیٰ حبیب پورہ قصور نے شائع کی ہے۔ صفحات ۳۳۲ ہیں۔ قیمت درج نہیں۔

ام الہدیٰ: سورۃ الفاتحہ کی تفسیر جو دقیق علمی نکات پر مشتمل ہے۔ جناب مولانا قاری عبدالحق صاحب رشیدی نے مرتب فرمائی ہے۔ بڑے سائز کے پونے پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے۔ جامعہ علی المرتضیٰ حبیب پورہ قصور نے شائع کی ہے۔ قیمت درج نہیں۔ مولف وناشر ڈھیروں دعاؤں کے مستحق ہیں۔

ختم نبوت کانفرنس قصور

۲۲ فروری بروز پیر بعد نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد گنبد والی میں منعقد ہوئی۔ جناب حافظ محمد رفیع نے تلاوت اور مولانا سیف الرحمن، مولانا نعیم الرحمن، مولانا جاوید افتخار احمد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کیں۔ قصور کے مبلغ مولانا عبدالرزاق مجاہد نے ختم نبوت کانفرنس کی غرض وغایت بیان کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے امیر قاری مشتاق احمد رحیمی نے مختلف قرأتوں میں تلاوت قرآن پاک کی۔ مولانا اللہ وسایا نے جماعتی کامیابیوں کو بیان کیا۔ مولانا مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا امجد خان نے سیرت رسول ﷺ کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ کانفرنس کی صدارت مولانا سید زبیر شاہ ہمدانی نے کی۔

یک روزہ ردقادیانیت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ رحیمیہ بھر پورہ قصور میں ایک روزہ تربیتی کورس طلباء وطالبات میں منعقد ہوا۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا، مبلغ قصور مولانا عبدالرزاق مجاہد، مولانا عبدالنعیم مبلغ لاہور نے لیکچر دیا اور نوٹس تیار کرائے۔ شرکائے کورس میں اسناد اور ختم نبوت کے عنوان پر فری لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ الحمدللہ! حاضری بھرپور رہی۔

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

ختم نبوت کانفرنس سکھر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیر انتظام تحفظ ختم نبوت کانفرنس ۱۳ر فروری ۲۰۱۶ء بروز اتوار بعد نماز عشاء سکھر کی مرکزی جامع مسجد میں منعقد ہوئی۔ نماز عشاء کے بعد مولانا قاری خلیل احمدؒ کے پوتے قاری عمر خلیل نے تلاوت کی اور نعت رسول مقبول ﷺ کی سعادت جناب اللہ بخش اور جناب محمد راشد منگی نے حاصل کی۔ بعد ازاں مولانا محمد امین چنہ گھوٹکی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، مولانا عبدالمجیب قریشی پیر شریف، مولانا قاضی احسان احمد کراچی، مولانا سعید یوسف اور مولانا راشد محمود سومرو نے بیانات فرمائے۔ کانفرنس کی صدارت مولانا عبدالقیوم ہالیجوی نے فرمائی اور نقابت کے فرائض مولانا قاری جمیل احمد، مولانا محمد حسین ناصر مبلغ مجلس ختم نبوت سکھر اور عبداللطیف اشرفی نے سرانجام دیئے۔ اس دوران اسٹیج پر مولانا غلام اللہ ہالیجوی، مولانا مفتی محمد شفیع اندھڑ، مولانا الٰہی بخش تانوری، مولانا مفتی قمرالدین ملانو، مفتی عبدالغفار جمالی، مولانا تجمل حسین، مولانا سعود افضل ہالیجوی، مولانا محمد صالح اندھڑ اور دیگر علماء موجود تھے۔ جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے امیر آغا سید محمد شاہ علالت اور نقاہت کے باوجود ویل چیئر پر تشریف لائے اور تقریباً کانفرنس کے اختتام تک تشریف فرما رہے۔ کانفرنس انتظامات، تقاریر، نظم وضبط کے اعتبار سے لائق تقلید تھی۔

سرائے نورنگ میں سیرت خاتم الانبیاء کانفرنس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لکی مروت میں ختم نبوت کانفرنس مولانا مفتی عبدالغفار کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مولانا عبدالقیوم حقانی، مولانا گل نصیب خان، مولانا محمد ابراہیم ادھمی، مولانا مفتی ضیاء اللہ، مولانا عبدالوحید، مولانا شیر احمد حقانی نے خطاب اور خصوصی شرکت فرمائی۔ درج ذیل قراردادیں منظور کی گئیں: ۱...... ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات کو ملک میں نافذ کیا جائے۔ ۲...... قادیانیوں کی کتابوں پر پابندی لگائی جائے اور ان کی دین دشمن وملک دشمن سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ ۳...... پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر فحش پروگراموں اور مواد پر پابندی لگائی جائے۔ ۴...... دینی مدارس ومرکز اسلام کے قلعہ ہیں ان کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے۔ ۵...... پاکستان کی سلامتی وبقاء کے لئے ہر قسم کے تعاون سے دریغ نہیں کریں گے۔

ختم نبوت کانفرنس قلعہ دیدار سنگھ

مرکزی جامع مسجد قلعہ دیدار سنگھ میں مولانا اللہ وسایا کا عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری کے عنوان پر مفصل بیان ہوا۔ مولانا قاضی عطاء المحسن نے میزبانی کے فرائض سرانجام دیئے۔ مولانا قاضی لقاء المحسن نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ تلاوت ونعت کے بعد مولانا محمد عارف شامی، مولانا محمد عثمان، مولانا ابوسفیان اور مولانا لقاء المحسن کے بیانات ہوئے۔ آخری بیان مولانا اللہ وسایا کا ہوا۔

ختم نبوت کانفرنس سادہ خیل وزیر بنوں

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم ناظم اعلیٰ مجلس لکی مروت اور مولانا محمد طیب طوفانی ناظم تبلیغ مجلس ضلع لکی مروت نے خطاب کیا۔

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ کا دورۂ بدین

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ۱۲ رفروری بروز جمعہ بدین تشریف لائے۔ میر پور خاص کے مبلغ مولانا محمد علی صدیقی اور کراچی سے مولانا قاضی احسان احمد بھی حضرت جالندھری کے ہمراہ تشریف لائے۔ حضرت جالندھری نے خطبہ جمعہ جامع بسم اللہ مسجد بدین میں ارشاد فرمایا۔ حضرت جالندھری نے فرمایا خوش بخت ہے وہ انسان جو اللہ کو پہچان لے۔ اس کی بندگی اور اطاعت سے زندگی گزارے۔ اس کے ہر حکم کو مانے اور گناہوں سے بچ کر زندگی گزارے۔ مولانا محمد علی صدیقی نے ماتجھی مسجد بدین میں جبکہ مولانا قاضی احسان احمد نے مدینہ مسجد گولارچی میں جمعہ پڑھایا۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا تبلیغی دورہ اسلام آباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ۱۸ سے ۲۵ رفروری تک ایک ہفتہ کے تبلیغی دورہ پر اسلام آباد تشریف لائے۔ جہاں آپ نے جامع مسجد غفوریہ ۲۔۱۱۔جی میں ختم مشکوٰۃ شریف کے پروگرام میں شرکت کی۔ ۱۹ رفروری کا خطبہ جمعہ جامع مسجد مغیرہ بن شعبہ ۳۔۱۰۔جی میں ارشد فرمایا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد طیبہ ۳۔۷۔جی میں خطاب کیا۔ ۲۰ رفروری بعد نماز ظہر جامع مسجد الرحیم ۱۔۸۔آئی بعد نماز عصر جامع مسجد فاروق اعظم ۳۔۹۔جی بعد نماز مغرب جامع مسجد تقویٰ ۴۔۹۔جی میں بیانات فرمائے۔ ۲۱ رفروری جامع مسجد اصحاب صفہ ۴۔۱۰۔جی بعد نماز عصر ۳۔۱۱۔جی مدنی مسجد، بعد نماز مغرب جامع مسجد سید ابوایوب انصاری۔ ۲۲ رفروری بعد نماز عصر مدنی مسجد نیڈوگرہ۔ ۲۳ رفروری بعد نماز مغرب مرکز اصلاح وارشاد ٹیکسلا۔ ۲۴ رفروری ۳ ربجے سہ پہر جامعہ اسلامیہ صدر، بعد نماز عشاء جامع مسجد الہدیٰ پشاور روڈ راولپنڈی۔ ۲۵ رفروری بعد نماز مغرب جامع مسجد توحیدیہ چک شہزاد اسلام آباد میں خطابات

فرمائے۔ معروف پیر طریقت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ، مولانا عبدالغفور قریشی مدظلہ ٹیکسلا، مولانا عبدالوحید قاسمی، مولانا خلیق الرحمن چشتی، قاری محمد یوسف، قاری امیرالدین، مولانا عبدالرشید کوثر، قاری عبدالعزیز، مولانا عبدالقیوم شاکر، قاری عبدالوحید قاسمی اور دیگر علماء کرام سے ملاقاتیں کیں۔ نیز روزنامہ اوصاف کے چیف ایڈیٹر جناب مہتاب احمد خان، کالم نگار جناب سیف اللہ خالد، نامہ نگار جناب عمر فاروق سے ملاقاتیں کیں۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالرؤف، مولانا قاضی مشتاق احمد کی سرپرستی حاصل رہی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ چکوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی چکوال کے تین روزہ دورہ پر تشریف لے آئے۔ آپ نے ۲۶؍فروری کے جمعۃ المبارک کا خطبہ دارالعلوم حنفیہ کی جامع مسجد میں جمعیت علماء اسلام سنیئر کے مرکزی امیر مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی مدظلہ کی خصوصی دعوت پر دیا۔ بعد نماز مغرب جامع مسجد اصحاب صفہ، مولانا زاہد توحیدی، بعد نماز عشاء ملت چوک کی جامع مسجد مولانا ممتاز الحق صدیقی کی جامع مسجد میں خطاب فرمایا۔ ۲۷؍فروری جامعہ تدریس القرآن مولانا عتیق الرحمن، مولانا مفتی محمد معاذ کی دعوت پر طلبہ اور اساتذہ کرام سے ۱۱ سے ۱۲؍بجے تک خطاب فرمایا۔ تحریک خدام اہل سنت کے مرکزی امیر مولانا قاضی ظہور حسین اظہر، حافظ عبدالوحید حنفی جناب انجم نیازی سے ملاقات کی۔ بعد نماز عشاء جامعہ اظہار الاسلام کے اساتذہ وطلبہ سے خطاب فرمایا۔ مہتمم جامعہ حضرت مولانا مفتی جمیل الرحمن مدظلہ، مولانا عطاء الرحمن اور دیگر اساتذہ کرام سے ملاقات کی۔ ۲۸؍فروری ۱۱؍بجے صبح جامعۃ الحبیب کے طلبہ واساتذہ کرام سے خطاب فرمایا۔ مولانا محمود الحسن نقشبندی اور دیگر اساتذہ کرام نے خیر مقدم کیا۔ بعد نماز ظہر بھون کی مکی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس مولانا مفتی محمد معاذ امیر چکوال کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مولانا شجاع آبادی نے تفصیلی خطاب فرمایا۔ جبکہ نعتیہ کلام جناب فاروق معاویہ نے پیش کیا۔ مدارس کے طلبہ کو شعبان المعظم میں چناب نگر میں منعقد ہونے والے سالانہ کورس میں شرکت کی دعوت دی۔

مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ٹیکسلا میں تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل ٹیکسلا نے رکنیت سازی کو چار مرحلوں میں تقسیم کیا جس کا پہلا مرحلہ مکمل ہونے پر مورخہ ۹؍فروری بروز بدھ صاحبزادہ مولانا محمد زکریا کی دعوت پر مولانا محمد اکرم طوفانی ٹیکسلا تشریف لائے۔ دوپہر تا رات گئے تک مختلف مقامات پر عقیدہ ختم نبوت کے حوالہ سے بیانات ارشاد فرمائے۔ رکنیت سازی کے دوسرے مرحلہ میں تحصیل ٹیکسلا کے دفتر ختم نبوت میں جو یونٹ تشکیل پاگئی۔ ان نئی بننے والی باڈیوں کا مشترکہ اجلاس بعنوان ختم نبوت کنونشن مرکز الاصلاح والارشاد کی مسجد خاتم النبیین میں مورخہ ۲۳؍فروری بروز منگل بعد از مغرب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا شجاع آبادی، مولانا محمد فاروقی، مولانا

خلیل احمد، مولانا عبدالغفور اور مولانا محمد طیب فاروقی مبلغ مجلس اسلام آباد تشریف لائے۔ مولانا شجاع آبادی نے مجاہدین ختم نبوت کی قربانیوں پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ مولانا شجاع آبادی نے رات کا قیام خانقاہ سعدیہ میں فرمایا۔ صبح نماز کے بعد مرکزی جامع مسجد محلہ زرگراں میں درس ختم نبوت دیا۔ آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر دلائل دیئے۔ کونشن میں عالمی مجلس کے اکابرین نے تحصیل ٹیکسلا کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۱راپریل بروز جمعرات کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا۔

مولانا اللہ وسایا کا سیالکوٹ میں تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد عارف شامی دو روزہ تبلیغی دورہ پر سیالکوٹ تشریف لائے۔ مبلغ ختم نبوۃ مولانا فقیر اللہ اختر نے سیالکوٹ کے مختلف مقامات پر مولانا اللہ وسایا کے بیانات ترتیب دیئے۔ ۵رفروری کو جامع مسجد نور فتح گڑھ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعد از نماز مغرب مولانا اللہ وسایا کو سیالکوٹ کے دفتر میں عشائیہ دیا گیا۔ پیر سید شبیر احمد گیلانی نے خصوصی شرکت فرمائی۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد نور چنوں موم میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ کانفرنس سے مولانا فقیر اللہ اختر اور حضرت مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی خطاب فرمایا۔

۶ فروری بروز ہفتہ کو حضرت مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر کے ہمراہ سیالکوٹ کی مشہور مذہبی شخصیت حکیم محمود احمد ظفر کے گھر ان کی اہلیہ کی تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ مرحومہ کے ایصال ثواب لئے کے دعا بھی فرمائی۔ بعد از نماز ظہر جامع مسجد الہدیٰ بٹر میں پیغام قرآن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قاری محمد یوسف، نعت مولانا قاری نذیر نے پڑھی۔ بعد ازاں مولانا عبدالباسط فاروقی، مولانا قاری عبداللطیف، مولانا قاری منیر فرقان کے بیانات ہوئے۔ شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے فرمایا کہ نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج جیسے اعمال انسان کے مرنے پر ختم ہو جاتے ہیں۔ جنت میں یہ سب اعمال نہیں ہوں گے۔ مگر قرآن کی تلاوت جنت میں بھی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ حافظ قرآن سے کہیں گے قرآن کی تلاوت کرتا جا اور جنت کی منزلیں طے کرتا جا۔ ایک دستار بندی تو یہ ہے جو ہم آج ان بچوں کی کر رہے ہیں ایک دستار بندی وہ بھی ہوگی جب اللہ حفاظ کے ماں باپ کی دستار بندی کرے گا اور ان کے سروں پر تاج پہنائے گا۔ آخر میں مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر، قاری عبداللطیف، قاری منیر فرقان نے بچوں کی دستار بندی کی۔ بعد از نماز مغرب حضرت مولانا اللہ وسایا نے جوئیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور دعا فرمائی۔ جوئیاں میں ہی بعد از نماز عشاء ختم نبوت کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا تھا۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا فقیر اللہ اختر، مولانا بشیر احمد قاسمی اور اویس احمد فاروقی کے بیانات ہوئے۔ کانفرنس کی نقابت مولانا محمد بوٹا نے کی۔ کانفرنس میں قادیانیوں سے مکمل بائیکاٹ کا مطالبہ کیا گیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں
تقریب سعید
ختم مشکوٰۃ شریف
یادگار اسلاف
حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری
ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
2 رجب المرجب
11 اپریل 2016ء بروز پیر
صبح 10 بجے
خوشخبری
آئندہ سال شوال المکرم ۱۴۳۷ھ سے
ادارہ ہذا میں انشاء اللہ دورہ حدیث شریف
کا آغاز بھی کیا جارہا ہے۔
حضرت مولانا غلام مصطفیٰ
مجاہد ختم نبوت
مولانا عزیز الرحمن ثانی
درس مشکوٰۃ شریف
پاسبان مدارس دینیہ
حضرت مولانا قاضی عبدالرشید صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
مہتمم جامعہ فاروقیہ راولپنڈی
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پنجاب پاکستان
خصوصی خطاب
مناظر اسلام شاہین ختم نبوت
حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب
دامت برکاتہم العالیہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضرت مولانا غلام رسول دینپوری صاحب
حضرت مولانا سیف اللہ خالد صاحب
مسئول وفاق المدارس العربیہ چنیوٹ
مولانا محمد احمد بہاولپوری
(ناظم تعلیمات جامعہ ...)
تمام اہل اسلام کو شرکت کی دعوت دی جاتی ہے
0300-6733670 0346/300 7818204
مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان

ملک کی معروف و مشہور عظیم دینی درسگاہ

مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی
چناب نگر
ضلع چنیوٹ

میں

آغاز دورہ حدیث شریف

اللہ کے فضل و کرم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور اکابرین ختم نبوت کی انتھک کاوشوں ومحنتوں اور دعاؤں کے صدقے ''مسلم کالونی، چناب نگر میں'' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قائم کردہ ادارہ مدرسہ عربیہ ختم نبوت میں آئندہ ''شوال المکرم ۱۴۳۷ھ'' سے ''دورۂ حدیث شریف'' کا آغاز کیا جارہا ہے۔ جس کے لیے ماہرین اساتذہ کرام کا انتظام وانصرام کیا گیا ہے۔

شائقین علوم نبویہ سے بھرپور تعداد میں شرکت کی اپیل ہے۔

دورہ حدیث شریف میں شریک طلباء کو ماہانہ 1000 روپے وظیفہ دیا جائے گا۔

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان

0300-4304277
0300-6733670

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. Number M-108

زیر سرپرستی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

بمقام

مدرسہ ختم نبوۃ مسلم کالونی چناب نگر

لائق تعریف

35 واں

سالانہ ختمِ نبوۃ کورس

نامور علماء ومناظرین و ماہرینِ فن لیکچر دیں گے

انشاء اللہ

بتاریخ

14 مئی 2016 تا 3 جون 2016

بمطابق

6 شعبان ۱۴۳۷ھ تا 26 شعبان ۱۴۳۷ھ

زیر سرپرستی

استاذ المحدثین

حضرت مولانا ڈاکٹر

عبد الرزاق اسکندر صاحب

دامت برکاتہم

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

نوٹ: کورس میں شرکت کرنے والے ہر طالب علم کو مجلس کی طرف سے 5 ہزار روپے کی کتب فری دی جائیں گی

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم ازکم درجہ رابعہ یا میٹرک پاس ہونا ضروری ہے
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

درخواستوں کیلئے پتہ

شعبہ نشر و اشاعت

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت چناب نگر ضلع چنیوٹ

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی
0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری
0300-6733670